



حضرت امانیہ محمد داؤد غزنوی

حضرت امانیہ محمد اسماعیل سلفی

مکتب
الانوار
کادغانی

الانوار

مکتبہ
الانوار
پاکستان
کراچی

جلد: 47 | 18 تا 24 رمضان المبارک 1437ھ | 24 تا 30 جون 2016ء | شمارہ: 26

رمضان المبارک

ماہ مقدس کی مبارک ساعتوں میں
بجالانے والے اعمال



امریکہ بھارت گٹھ جوڑ

فریقین کے جہری معاہدے خطے میں عدم استحکام کا باعث ہو سکتے ہیں

انگریزی

ماہِ صیام

اور تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول!

زکوٰۃ

احکام و مسائل پر ایک نظر!



رمضان کا شیڈول.....؟!



اذانِ تہجد یا اذانِ سحر.....؟!

پاکستان
دینی
تبلیغ

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

حسن اخلاق

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَا رَحِمَهُ مِنَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْتَ لَهُمْ ؕ وَكَوْنَتْ فُطْرًا غَلِيظًا الْقَلْبَ لَا نَفْضُوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (النساء: 159)

”اے محمد! یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم لوگوں کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے ہو، ورنہ اگر کہیں تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔“

حسن اخلاق قیامت والے دن سب سے زیادہ نفع بخش ہوگا، کیونکہ یہ دیگر سب اعمال سے زیادہ بھاری ہوگا، لیکن صرف اس شخص کے لیے جو مومن ہوگا، غیر مومنوں کے لیے تو وزن اعمال ہی نہیں ہوگا۔ ﴿فَلَا تُقْبِلُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا﴾ ”ہم کافروں کے لیے ترازو ہی قائم نہیں کریں گے۔“ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ﴾۔

”بلاشبہ قیامت والے دن مومن بندے کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی اور یقیناً اللہ تعالیٰ بد زبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔“

نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے اعمال انسانوں کو زیادہ جنت میں لے جانے کا سبب بنیں گے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ﴿تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ﴾ یعنی ”اللہ کا ڈر اور اچھے اخلاق“ اور پھر پوچھا گیا کہ کون سی چیزیں انسانوں کو زیادہ جہنم میں لے جانے کا سبب بنوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”منہ اور شرمگاہ“ اللہ کے ڈر سے انسان کا اللہ کے ساتھ تعلق صحیح طور سے جڑ جاتا ہے اور حسن اخلاق سے وہ لوگوں کے حقوق میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اس لیے یہ دو عمل ایسے ہیں جن کے ذریعے سے لوگ کثرت سے جنت میں جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسی عمل کی ترغیب دلائی ہے کہ لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے برتاؤ کرو، فرمایا: ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ ”لوگوں کے لیے اچھے بول بولو“ اور فرمایا: ﴿وَ الْكَلِمَاتِ الْغَيِّظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ یعنی ”جنت کے حقدار وہ لوگ ہوں گے جو غصہ کو پی جانے والے، لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوں گے۔“ حسن اخلاق دوہی چیزوں سے وجود میں آتا ہے اچھا بول اور لوگوں کو تکلیف دینے والے کردار سے دور رہنا، اچھے اخلاق و کردار کا حامل انسان نرم گو، صادق اور امین، وعدوں کا پاسدار اور لوگوں سے میل جول رکھنے والا ہوتا ہے اور بری عادات و اطوار یعنی جھوٹ، بخش گوئی، بدزبانی، غصہ اور تلخ کلامی سے دور رہنے والا ہوتا ہے اور انہی چیزوں کا حکم احادیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے۔

بحیثیت مسلمان اور نبی کریم ﷺ کے پیروکار ہمیں اپنے اخلاق و کردار کو ان قرآنی تعلیمات اور احادیث مبارکہ کے فرائین کے مطابق استوار کرنا چاہیے کیونکہ یہی چیز کل قیامت کے دن ہمیں نبی کریم ﷺ کی معیت دلا سکتی ہے اور اگر ہم اپنے روز و شب میں ان عادات کو جگہ نہ دے سکے جو اچھے اخلاق کے حامل انسان کی ہونی چاہئیں تو یاد رکھیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے اور مجھ سے دور وہ لوگ ہوں گے جو اخلاقاً برے اور لوگوں کے ساتھ برے برتاؤ رکھنے والے ہوں گے۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّخَرُ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَرْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔ [متفق عليه]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔“ (بخاری، مسلم)

اعتکاف نفلی عبادت ہے مگر رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری رمضان تک ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جس سال اس دنیا سے رحلت کرتے ہیں اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ اس نفلی عبادت کا ثواب بہت زیادہ ہے اس لئے کہ انسان اپنے سارے کام اور ساری مصروفیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھر میں اللہ سے راز و نیاز کرنے کے لئے گوشہ تنہائی کو اختیار کر لیتا ہے جس کا ثواب ایک حج اور عمرے کے برابر ملتا ہے۔

اعتکاف کی حالت میں کسی ضروری حاجت کے علاوہ مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں، معتکف زیادہ وقت اپنی اعتکاف کی جگہ پر گزارے۔ اعتکاف کی نیت کرنے والا اکیسویں رات کو مسجد میں آجائے رات مسجد میں گزار کر نماز فجر کے بعد اپنے خیمے میں آجائے۔ دنیاوی باتوں سے بچے۔

رسول اکرم ﷺ اپنی زندگی میں ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد امہات المؤمنین اعتکاف کرتی رہیں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کی زندگی میں بھی اعتکاف کرتی تھیں مگر آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ باقاعدہ اعتکاف کرتی تھیں، اس سے معلوم ہوا، اگر عورتیں بھی اعتکاف کرنا چاہیں تو انہیں اجازت ہے۔

اعتکاف کے لئے روزہ اور مسجد شرط ہے۔ یعنی روزے کی حالت میں مسجد میں اعتکاف کیا جائے عورتیں بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھیں عورتوں کو گھروں میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ امہات المؤمنین مسجد میں اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

رمضان المبارک اور اس کے تقاضے!

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں، رحمتوں، برکتوں، مغفرتوں، سعادتوں، عنایتوں، رفعتوں اور فضیلتوں کے ساتھ ہم پہ سایہ نکلن ہے۔ جب یہ شمارہ قارئین کرام تک پہنچے گا یہ ماہ مبارک دوسرے عشرے میں داخل ہو چکا ہوگا۔ بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی حیات مستعار میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مہینہ کی رحمتوں سے بہرہ ور ہو رہے ہیں اور رمضان المبارک کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دارین میں سرخروئی کا سامان کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی حرماں نصیبی باعث انفس ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت کی موجودگی میں بھی تشنہ کام رہے ہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ کسی بھی فرد کو اپنے تربیتی نظام سے اچھا مسلمان اور اچھا انسان بنانا چاہتا ہے اور ترکیب نفس مقصود ہے تاکہ انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھنا سکھے اور اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کا تابع بنا دے۔ روزہ خاص وقت اور مدت میں صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ اس دوران ہر برے عمل اور بری بات سے اپنے آپ کو بچانا سب سے اہم اور ضروری امر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حلال اشیاء روزہ کی حالت میں چھوڑ دی جاتی ہیں تو بری اشیاء اور حرکات تو بلا دلی جھوٹا پڑیں گی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِيهِ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ] ”جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ یہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔“ ایک دوسری حدیث مبارک کے مطابق روزے کا تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ کے کان آنکھ اور آپ کی زبان کو جھوٹ اور حرام کاموں سے مجتنب رہیں۔ اپنے پڑوسی کو تکلیف دینا چھوڑ دیں۔

رمضان المبارک کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اگر کسی انسان سے بقضائے بشریت غلطیاں سرزد ہوئی ہیں وہ ان سے توبہ کرے اور آئندہ محتاط رہے اور ایمان و احتساب کی نیت سے روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ پچھلے تمام گناہ معاف کر دے گا۔ نیکیاں کمانے کے لیے صاحب ثروت لوگوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ نادار، غرباء اور یتیموں سے تعاون کریں۔ رمضان المبارک کی آمد پر تاجر حضرات ضروریات زندگی کی اشیاء کی مصنوعی قلت برپا کر کے قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کر دیتے ہیں۔ کم تولنا اور کم ماپنا شریعت میں بڑا جرم ہے۔ یہاں جعلی ادویات فروخت اور بنانے والے مریضوں کو موت کے قریب کر دیتے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

رمضان المبارک ایک مسلمان کو اچھا مسلمان اور مومن بناتا ہے۔ اس کا نظام تربیت صفات حسنہ کے احیاء اور بقا کے لیے معاون ہے۔ روزے کا سب سے بڑا تقاضا تقویٰ و طہارت کو درجہ کمال تک پہنچانا ہے۔ یہ روزے دار سے ہر حال میں صدق مقال اور رزق حلال کا متقاضی ہے۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اول تا آخر حق و صداقت کا دامن نہ چھوڑے۔ اسی طرح ارباب اقتدار پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ عوام سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کریں اور مملکت کی تعمیر و ترقی میں بھرپور کردار ادا کریں۔ عوام کی مشکلات کو دور کریں، کرپشن کو ہر صورت میں ختم کرنے کی کوشش کریں۔ صاحب نصاب لوگ باقاعدہ زکوٰۃ ادا کریں اس طرح عوام پہ ٹیکسوں کا بوجھ کم ہو جائے گا۔ غربت میں کمی واقع ہوگی۔ حکومت ملک کو سونے کی لکڑی سے پاک کرے۔ ان شاء اللہ خیر و برکت کے دروازے کھل جائیں گے۔ غیروں کے آگے کھٹکول پیش کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

رمضان المبارک کا تقاضا یہ بھی ہے کہ مالک اپنے مملوک پر آسانیاں کرے۔ حکومت کا فرض ہے کہ عوام کو بد امنی، نا انصافی اور لوڈ شیڈنگ کے عذاب سے نجات دلائے۔ اسلامی نظام کے نفاذ عدلیہ کی آزادی اور بیروزگاری کے خاتمہ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اگر ہم نے انفرادی اور اجتماعی طور پر برائی کے خاتمہ اور معروف کو اپنانے کی پوری کوشش نہ کی تو سمجھ لیجئے کہ رمضان المبارک کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا۔ غور و فکر کا مقام ہے کہ رمضان المبارک میں جب انسان پاکیزہ تبدیلی کی راہ پر گامزن رہے گا تو اس کے اندر نیکیوں کو پسند کرنے اور اچھائیوں سے جی لگانے کا جذبہ اور عادت پروان چڑھے گی۔ امام حرم کی ڈاکٹر اسامہ خیاط رحمہ اللہ فرماتے ہیں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس

ادارت

اس شمارہ میں

- | | |
|----|--|
| 1 | درس قرآن و حدیث |
| 2 | اداریہ |
| 4 | احکام و مسائل |
| 6 | رمضان المبارک اور تقویٰ کا حصول (خطبہ حرم) |
| 9 | حقیقت میام |
| 12 | رمضان کی مبارک ساعتوں میں |
| 14 | زکوٰۃ |
| 16 | رمضان اور صبر |
| 18 | ہبات رسول ﷺ |
| 21 | یادِ رمضان |
| 22 | طلبہ بخاری کے نام |

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”اہل حدیث“ چوک اہل حدیث

(المعرفہ پتی چوک) 106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 / فیکس: 042-37720257

E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے

①۔ میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکانٹ نمبر: 0100270239
②۔ اوی بی U.B.L. اکانٹ نمبر: 0321-4332168

بل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ دی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
نی پرچہ	20/- روپے

پروفیسر سجاد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المسیر پرنٹ ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

کہ بلاشبہ اگر بندہ پورا ایک مہینہ پاکیزگی کی اعلیٰ راہوں اور عمدہ روشوں پر گامزن رہے تو اس کا یہ سفر اس کی ذات پر مضبوط اور دیر پا اثرات چھوڑے گا اور آدمی ماہِ صیام کے ختم ہو جانے کے بعد بھی اسی راستے پر محو سفر رہے گا۔ کیونکہ نیک راستے پر چلنا اس کی عادتِ ثانیہ بن جائے گی۔ یہ تقویٰ کی وہ مطلوبہ صفت ہے جو نہ صرف بندے کے اندر پیدا ہونی چاہیے بلکہ ماہِ مبارک کے روزوں کے ذریعے اس کی ایک مستقل عادت بن جانی چاہیے۔ اس طرح نفسوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کرنا روزے کا نمایاں مقصد ہے بلکہ یہی وہ محور ہے جس پر روزے کا سارا دار و مدار ہے۔ ”حقیقی بات یہ ہے کہ صراطِ مستقیم پر چلنا اور برائیوں سے مستقل طور پر رک جانا رمضان المبارک اہل ایمان سے یہی تقاضا کرتا ہے۔

امریکی رویہ خارجہ پالیسی بدلنا ہوگی۔ امریکہ بھارت گٹھ جوڑ ٹارگٹ پاکستان و چین ہیں۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ امریکہ بھارت گٹھ جوڑ میں ٹارگٹ پاکستان اور چین ہیں۔ نیوکلیر سپلائر گروپ کے رکن ممالک سے ہندوستان کے جوہری معاہدے خطے میں عدم استحکام کا باعث بن سکتے ہیں۔ امریکہ کے بدلتے ہوئے رویے کے باعث ہمیں قومی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ قوم پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر ممکنہ پابندیاں برداشت نہیں کرے گی۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب مختلف وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اوباما انتظامیہ کی ہندوستان کو این ایس جی میں شامل کرانے کی پالیسی خطرناک ہے۔ اس سے جنوب ایشیا میں ایک نہ ختم ہونے والی ایٹمی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ اس اقدام کے نتیجے میں ایٹمی اسلحہ بشمول میدانِ جنگ میں کام آنے والے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ امریکا اور ہندوستان کے جوہری معاہدے اور این ایس جی کی جانب سے ہندوستان کو رکنیت دینے سے جنوبی ایشیاء میں اسٹریٹجک توازن میں بگاڑ پیدا ہوگا اور ہندوستان جوہری مواد کی پیداوار میں اضافہ کرے گا۔ جو خطے کی سلامتی کے لیے خطرے کی علامت ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ اس صورتحال میں ہمیں اپنی سفارتکاری کی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے جس کے تحت چین اور روس کے ساتھ اقتصادی دفاعی اور تجارتی تعلقات مزید مستحکم کر کے اس خطے میں طاقت کا ایک نیا منبع قائم کیا جاسکتا ہے۔ اس سے جہاں امریکہ بھارت گٹھ جوڑ سے اس خطے میں بگڑنے والا طاقت کا توازن درست ہوگا وہیں بھارت کے علاقے کی تھانیداری والے عزائم ناکام ہوں گے۔

ماہِ رمضان اور اہل ایمان

اللہ کا شکر ہے کہ زندگی میں پھر ماہِ صیام آیا اس کی آمد پر اہل ایمان خوشیاں منانے لگے ذرا شوقِ عبادت تو دیکھو کس شان سے آتے ہیں نمازی کبھی صلوٰۃ التراويح میں منزلِ قرآن سنتے ہیں کبھی سجدوں میں گر کر اپنے گناہوں پہ روتے ہیں کتنے اہتمام سے اُٹھ کر سحری کھاتے ہیں یہ کس قدر حسینِ دل کش ہے اور کتنے پیار کا منظر یہ سب رونق و رعنائی ماہِ رمضان کے دم سے ہے گنہگارو! اُٹھو ذرا احترامِ رمضان کر لو کس قدر خوش نصیب ہیں وہ جو احترامِ رمضان کر گئے جدائی ماہِ رمضان کی اہل ایمان کو گوارا نہیں دعا عابر کی ہے کہ زندگی میں یہ مہینہ بار بار آئے

اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا لے کر پیام آیا تکمیلِ ذوقِ عبادت میں جبینیں جھکانے لگے رونقیں رب کے گھر کی آکر بڑھاتے ہیں نمازی کبھی کثرتِ ذکرِ الہی سے سر اپنا دھنتے ہیں آنسو بہاتے ہیں داغِ عصیاں کو دھوتے ہیں انتہائے سحر پر مساجد کو دوڑے آتے ہیں یہ وقتِ مغرب روزے کے افطار اور انتظار کا منظر ماہِ رمضان کی بھی یہ شانِ نزولِ قرآن کے دم سے ہے نیکیوں کا یہ موسم بہار ہے دامنِ رحمت سے بھر لو عَتَقُ مِنَ النَّارِ کا پروانہ لے کر روزِ عید گھر گئے یہ تو بے بسی ہے دوستو! بے بسی میں کوئی چارہ نہیں احترامِ اس کا یوں ہی کرتے رہیں ہم بخشش ہماری ہو جائے محمد اسحاق عابر ملتان

احکام و مسائل

جناب
مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلطان کالونی سبیل جنس فائیل پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

اذان تہجد یا اذانِ فجر

سوال

ہمارے ہاں مساجد میں فجر کی دو اذانیں ہوتی ہیں ان دونوں کے درمیان تقریباً ایک گھنٹے کا فاصلہ ہوتا ہے پہلی اذان کو اذان تہجد کہا جاتا ہے جبکہ کچھ اہل علم اذانِ اول کو صحیح نہیں کہتے کیا اذانِ اول کا ثبوت ہے اور اسے اذان تہجد ہی کہا جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نماز فجر سے پہلے دو اذانیں ہوا کرتی تھیں۔ پہلی اذان کے لیے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تعینات تھے جبکہ دوسری اذان سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے پہلی اذان فجر کا ذب کے بعد اور دوسری اذان فجر صادق کے بعد دی جاتی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”فجر کی دو اقسام ہیں ایک فجر جس میں کھانا حرام اور نماز حلال ہوتی ہے اور دوسری وہ جس میں نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے۔“ (صحیح ابن خزیمہ: ج ۱ ص ۱۸۵)

ایک روایت میں ہے کہ ”وہ فجر جس میں کھانا حرام ہوتا ہے وہ افق میں دائیں بائیں پھیلی ہوتی ہے اور دوسری فجر کا ذب جو بھیڑیے کی دم کی طرح فضا میں بلند ہوتی ہے۔“ (مسند رک حاکم: ج ۱ ص ۵۹۱)

پہلی اذان کا مقصود بایں الفاظ بیان ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں بلال کی اذان سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے کیونکہ وہ رات میں اذان دیتا ہے تاکہ تمہارا قیام کرنے والا لوٹ جائے اور سونے والا متنبہ ہو جائے۔“ (بخاری: الاذان: ۶۲۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلی اذان تہجد کے لیے نہیں ہوتی تھی بلکہ تہجد گزار حضرات کو گھر واپس بھیجنے کے لیے دی جاتی تھی تاکہ وہ نماز فجر کی تیاری کریں اور اگر روزہ رکھنا ہے تو سحری تناول کریں۔ ہمارے ہاں اس اذان کا نام اذان تہجد غلط مشہور ہو گیا ہے چنانچہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے: ”بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہذا تم سحری کھاؤ پیو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔ یہ تاہم شخص تھے اور اس وقت تک اذان نہ کہتے تھے جب تک انہیں بتایا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی ہے صبح ہو گئی ہے۔“ (بخاری: الاذان: ۶۱۷)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کے متعلق دھوکے میں مبتلا نہ کرے (کہ وہ رک جائے اور سحری نہ کرے۔)“ (مسلم: الصیام: ۱۰۹۴)

طلوع فجر سے قبل اذان دینا مستحب ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس کی مشروعیت و استحباب کو پر زور طریقے سے ثابت کیا ہے۔ (اعلام الموقعین: ج ۲ ص ۳۲۵)

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ صرف رمضان میں سحری کی اذان کا اہتمام ہونا چاہیے دیگر ایام میں اس کی ضرورت نہیں لیکن ہمارے رجحان کے مطابق رمضان کے علاوہ دیگر ایام میں بھی اذانِ اول کا اہتمام کرنا مسنون و مستحب ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تقریباً سارا سال ہی وقتاً فوقتاً روزے رکھنے کا اہتمام کرتے تھے۔ اس لیے پورا سال ہی انہیں اس اذان کی ضرورت رہتی تھی۔ رمضان کے علاوہ روزوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- ✽ رمضان کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے۔
- ✽ پورے محرم کے روزوں کو افضل الصیام کہا گیا ہے۔
- ✽ ایام بیض یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کے روزے۔
- ✽ ہر ہفتے سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ۔
- ✽ اکثر ماہ شعبان کے روزے بھی مسنون ہیں۔
- ✽ ذوالحجہ کے ابتدائی نو دنوں کے روزے۔
- ✽ عاشوراء محرم کا روزہ بلکہ دس محرم کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھا جاتا تھا۔

✽ حجاج کرام کے علاوہ دوسرے حضرات کے لیے یوم عرفہ کا روزہ بھی بہت فضیلت کا باعث ہے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے صیام داؤدی کو احب الصیام قرار دیا ہے اس صورت میں آدھا سال روزوں کے ساتھ گزرتا ہے۔ یعنی ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن اسے

چھوڑ دیا جائے۔

بہر حال اذان اول سارا سال چلتی تھی اسے صرف رمضان کے ساتھ خاص کرنا انتہائی محل نظر ہے۔ احناف کے علاوہ جمہور فقہاء اور محدثین امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل سحری کے وقت اس اذان کو مستحب کہتے ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ ان دونوں اذانوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ فاصلہ بہت کم ہوتا تھا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”ایک اترا اور دوسرا (اذان دینے کے لیے مینارہ پر) چڑھ جاتا تھا۔“ (ابوداؤد نسائی الاذان: ۶۴۰)

اس سے قلت میں مبالغہ مقصود ہے ہمارے نزدیک زیادہ سے زیادہ فاصلہ نصف گھنٹہ کا ہونا چاہیے اسے منوں میں بیان کیا جاسکتا ہے گھنٹوں میں نہیں۔ واللہ اعلم!

رمضان کا شیڈول

سوال ماہ رمضان اپنی برکتوں کے ساتھ سایہ نکلن ہے لیکن ہماری اکثریت اسے غفلت میں گزار دیتی ہے روزہ رکھنے کے بعد اکثر لوگ سو جاتے ہیں اور دن کا اکثر حصہ نیند میں گزار دیا جاتا ہے کتاب وسنت کی روشنی میں اسے گزارنے کا کیا شیڈول ہونا چاہیے؟

جواب یقیناً یہ عہد بہت برکتوں کا حامل ہے اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ اسے ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق گزارا جائے۔ ہمارے نزدیک اس پروگرام کی تفصیل حسب ذیل ہونا چاہیے:

- ✽ سحری کرنے کے بعد نماز فجر سے پہلے تھوڑا سا وقت دعا اور تنہائی کے لیے خاص کر لیا جائے اس میں تمام مواصلاتی آلات یعنی موبائل وغیرہ بند کر کے اپنے پروردگار سے تعلق جوڑنے کے لیے مخصوص کر لیں۔ اللہ سے دعائیں کریں اور دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کریں یعنی اس وقت کو صرف اللہ کے لیے اور اللہ سے اپنے قیمتی مطالبات منوانے کے لیے مخصوص کر لیں۔
- ✽ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے تیاری کریں اور فجر کی سنتوں کو نماز فجر سے پہلے ادا کرنے کی عادت اختیار کریں کیونکہ یہ دو سنت دنیا و دینیہا سے بہتر اور افضل ہیں۔ نماز فجر جماعت کے ساتھ نہایت خشوع و خضوع اور حضور قلب سے ادا کریں۔
- ✽ نماز کے بعد مسنون اذکار ضرور کریں اور کچھ وقت تلاوت قرآن کے لیے ضرور مخصوص کریں پھر طلوع آفتاب کے بعد نماز اشراق ادا کریں۔ حدیث میں ہے: ”جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی پھر وہاں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا تا آنکہ سورج طلوع ہو گیا پھر اس نے دو رکعت ادا کیں تو اسے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا“ (ترمذی: ۵۸۶۱)

- ✽ نماز اشراق اور نماز ظہر کے درمیان جو وقت ہے اسے اپنے ضروری کام یا آرام میں گزاریں اگر فرصت ہو تو کسی حدیث یا سیرت کی کتاب کا مطالعہ کریں اپنے علم میں اضافہ کی کوشش کریں پھر نماز ظہر باجماعت ادا کریں نماز سے پہلے ظہر کی چار رکعت ایک سلام سے پڑھیں حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ظہر سے پہلے چار رکعت جن میں سلام نہ ہو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔“ (ابوداؤد الصلوٰۃ: ۵۱۷۷)
- ✽ ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت لوگ غفلت میں گزارنے کے عادی ہیں آپ اس وقت کو اللہ کی تسبیح، تہلیل اور تکبیر میں گزاریں رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود پڑھیں نماز عصر کی تیاری کریں اذان ہوتے ہی مسجد میں جائیں اور جماعت سے پہلے چار رکعت پڑھیں حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس انسان پر رحم کرے جو عصر کی نماز سے قبل چار رکعت پڑھتا ہے۔“ (مسند امام احمد: ج ۲ ص ۱۱۷)

- ✽ عصر کے بعد مغرب تک بہت وقت ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور تلاوت قرآن کا اہتمام کریں خواتین افطاری کی تیاری کرتے وقت اللہ کے ذکر اور اس کی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہیں۔ حدیث میں ہے کہ جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ و بسمہ پڑھا اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (بخاری الدعوات: ۶۴۰۵)
- ✽ جب غروب کا وقت قریب ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں اس وقت خود کو دعا کے لیے فارغ کر دیں کیونکہ روزے دار کے لیے قبولیت کی سب سے اہم گھڑی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ افطاری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے قبلہ رو ہو کر قرآن و حدیث میں آمہ جامع دعائیں پڑھنے کا اہتمام کریں اور اللہ کی بارگاہ میں اپنی ضروریات قبولیت کے یقین کے ساتھ پیش کریں۔
- ✽ مغرب کی نماز باجماعت ادا کریں اگر فرصت ہو تو مغرب کی نماز اور اذان کے درمیان دو نفل پڑھیں نماز سے فراغت کے بعد باقی وقت اپنے بچوں کے ساتھ گزاریں پھر نماز عشاء کی تیاری کریں اور باجماعت ادا کریں نماز تراویح بھی باجماعت ادا کریں احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے امام کے ساتھ قیام کیا تا آنکہ امام نماز سے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے ایک رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔“ (ابن ماجہ اقلدۃ الصلوٰۃ: ۱۳۷۷)

امام مسیح المرحوم
فضیلہ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السید

رمضان المبارک اور تقویٰ کا حصول

14 رمضان المبارک 1437ھ / بمطابق 10 جون 2016ء

تاریخ

جناب حافظ یوسف سراج

لہجہ

جناب محمد اجمل بمبئی / جناب عاطف الیاس

مزمع

کرنا زیادہ مشکل اور سخت کام نہیں رہا۔ اگر مسلمان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے، مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے نفس کو ٹھوٹتا رہے، نیکی کے کاموں میں ہچکچائے اور تھکے بغیر لگا رہے اور ان لوگوں سے نصیحت پکڑے کہ جو پچھلے سال ہمارے درمیان تھے تاہم انہیں موت اپنے ساتھ لے گئی، تو یہ کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔

تو دوڑ آؤ! جلدی کرو! بھاگے آؤ! اللہ کی عطا کی طرف کہ اس کی پھوار کیا مسلسل برس رہی ہے۔ قبل اس کے کہ روح جسم سے الگ ہو جائے۔ جلدی جلدی سستی کا غلبہ ختم کر دینے کا پختہ فیصلہ کیجیے۔ کل... کل... کرنا چھوڑنے پر ڈٹ جائیے کیونکہ جو سستی اپنا لیتا ہے، اس کی ساری امیدوں اور آرزوؤں پر پانی پھر جاتا ہے۔ موتیوں کی بہترین لڑی تو آپ ﷺ کی مبارک گفتار ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ رمضان میں باقی مہینوں کی نسبت عبادت میں زیادہ محنت کیا کرتے

اے رمضان! تیرا دامن نیکیوں سے بھرا ہے۔ ساری کائنات تیرے حسن و جمال میں کھوئی ہے۔ تجھے پانے کے لیے دل تڑپتے ہیں اور تیرے آتے ہی آنسو بہنے لگتے ہیں اور دل قصوروں کی معافی مانگتے ہیں۔

تھے۔“ (مسلم)

اس مہینے کے دنوں کا روزہ اور اس کی راتوں کی تہجد سعادت، خوشی، کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی افطاری کے وقت اسے نصیب ہوتی ہے اور دوسری خوشی اللہ کے ساتھ ملاقات کے وقت ملتی ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہر پکارنے والے کو جواب دیتا ہے۔ وہ کسی پر اپنا دروازہ بند نہیں کرتا۔

فرمان نبوی ہے: ”افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔“ (ابن ماجہ)

”اس مہینے کو رب العرش نے خاص فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ ہر تنگ حال پر رحم

اے امت اسلام! اللہ اکبر! آج ہماری امت ہمیشہ زندہ رہنے والے مہینے کی بہترین نعمت سے، اس کے کشادہ اور عظیم دنوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ اس کے دل موہ لینے والی سچی سچائی اور خیر سے مالا مال گھنی چھاؤں سے مستفید ہو رہی ہے۔ اس کی جان نواز خوشبو سے مستفید ہو رہی ہے۔ اس کی بابرکت ہواؤں سے بہرہ مند ہو رہی ہے۔ اس کے نور سے منور ہو رہی ہے اور اس کی آمد کی خوشیاں منا رہی ہے۔

اس مہینے کی آمد سے صبح خوشگوار ہو گئی ہے اور اس کی شاندار مہک سے اسلامی ممالک جھوم اٹھے ہیں۔ اللہ کا یہ ذکر کرنے والوں کی بہار کا مہینہ ہے، عبادت گزاروں کی دل بستگی کا سامان ہے، اللہ کی طرف متوجہ

حمد و ثناء کے بعد

دل میں بسانے کے لائق بہترین شے اور تلقین کی جانی والی شاندار ترین نصیحت رحمن و رحیم کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ تقویٰ کے ذریعے سے ہی برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور انتشار و تربی و ہلاکت سے بچا جاتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔“ (التوبہ: 119)

”جو اللہ رحمن و رحیم سے ڈرتے ہوئے اپنے کام کرتا ہے، اسے فراخی اور کشادگی نصیب ہو جاتی ہے، اس کے معاملات آسان ہو جاتے ہیں اور اس سے برائی کا ڈر ختم ہو جاتا ہے۔

اے تقویٰ اختیار کرنے والے!

خوش ہو جا! اور کامیابی میں مزے سے رہ! سکون والی زندگی تجھی کو زیب دیتی ہے۔“

اے مسلمانو! دیکھو! روزوں کا

موسم آنے سے کیسے روشنیاں پھوٹ پڑی ہیں۔ اسے دیکھ کر لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے کیونکہ کب سے ہماری گردنیں انھی ہوئی اسی کی منتظر تھیں اور اہل ایمان بڑے شوق اور جذبے کے ساتھ اس کی راہ دیکھ رہے تھے۔ بھلا ایمانی بہار کے منتظر اس ماہ مقدس کی راہ کیوں نہ دیکھتے؟ یہ تو ماہ رمضان ہے۔ یہی تو زمانے کا تاج ہے۔ روزے آئے ہیں تو ساتھ ساری بھلائی لے کے آئے ہیں۔ دیکھو قرآنی ترتیل بھی آگئی، ذکر و دعا، ترتیب اور تسبیح بھی آگئی۔ لوگ نیک اقوال اور افعال کرنے میں محنت کر رہے ہیں۔ وہ دن میں روزے سے ہیں اور رات کو تراویح میں ہیں۔

اے رمضان! تیری بابرکت آمد سے بھلائی کے کتنے جھونکے آنے لگے ہیں۔ کتنے نیک دل خشوع و خضوع سے بھر گئے ہیں اور کتنے پرہیزگاروں کی آنکھیں نم ہوئی ہیں۔“

ہونے والوں کی جنت ہے، نیکی میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے والوں کیلئے خالص میٹھا چشمہ ہے اور پرہیز گاری کا ایسا ذخیرہ ہے کہ جس سے عبادت میں مقابلہ کرنے والے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے دن نیکیوں اور خوشیوں سے بھرے ہیں اور اس کی راتیں تلاوت آیات سے نور و نور ہیں۔

”اے رمضان! تیرا دامن نیکیوں سے بھرا ہے۔

ساری کائنات تیرے حسن و جمال میں کھوئی ہے۔

تجھے پانے کے لیے دل تڑپتے ہیں اور تیرے

آتے ہی آنسو بہنے لگتے ہیں اور دل قصوروں کی

معافی مانگتے ہیں۔“

اے امت ایمان! یہ عزیز مہمان، نیک اعمال اور رب کے ساتھ تجارت سے آخرت سنوارنے کا بہترین موقع فراہم کرنے آیا ہے۔ اب تو اللہ رحمن و رحیم کو راضی

فرماتا ہے۔ جس کے سامنے سارے دروازے بند ہو گئے ہوں، اسے خدا اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ وہ بہت رحم فرمانے والا ہے۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ امید اور انکساری کے ساتھ کوئی اللہ رحمن درجہ کو پکارے اور اللہ اس کی امید پوری نہ فرمائے؟! ”

تو اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والے! قدم بڑھا۔ اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والے! قدم بڑھا! بھلائی، خیر اور نیکی کو مکمل طور پر اپنانے والے کو خوش آمدید! کہ ذکر، صدقہ، تلاوت، استغفار، توبہ اور انفاق فی سبیل اللہ جس کا مشغلہ بن جائے۔

اے روزہ داروں اور تہجد گزاروں کی امت! سینے! اپنے اعضا کو عقل اور سمجھداری کی لگام دیجیے! تقویٰ اور پرہیز گاری کو نگران بنائیے! روزہ کو ان

چیزوں سے محفوظ رکھیے جن سے اس کا اجر کم یا بالکل ہی ختم ہو جائے۔ سوچو کہ کھانا پینا چھوڑنے کے باوجود چھوٹے بڑے گناہوں کے ارتکاب میں ذرہ برابر بھی تامل نہ کرنا بلکہ گناہوں کے پیچھے

پیچھے بھاگتے رہنا اور دین کی حرمت اور اس ماہ مبارک کی حرمت کا خیال نہ کرنا کتنا بڑا گناہ کا سودا ہے۔

برائیوں کے غلیظ جوہر میں کودنے والوں کو خبردار کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عین ممکن ہے کہ روزہ دار کو بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نصیب نہ ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ تہجد گزار کو شب بیداری اور تھکاوٹ کے سوا کچھ حاصل نہ ہو۔“ (نسائی، ابن ماجہ)

اے امت محمدیہ! بھلائیں! بھلائیں! کی تطہیر و تعمیر روزے کے مقاصد میں شامل نہیں؟! یہی تو روزہ کا حقیقی مقصد اور بڑا ہدف ہے جسے تقویٰ کا نام دیا گیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔“ (بقرہ)

امام ابن قیم رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

”روزہ پرہیز گاروں کو روکنے والا ہے، جہاد کرنے

والوں کی ڈھال ہے اور نیک لوگوں کی اور اللہ کے قریبی لوگوں کی محنت ہے۔“

روزہ مسلمان کے لیے برائیوں اور خطاؤں سے بچانے والی ڈھال ہے۔ یہ برائی کے جوہروں سے بچانے والی کشتی ہے۔ جہنم کی آگ سے بچانے والی رکاوٹ ہے۔ فرمان نبوی ہے:

”روزہ ایک ڈھال ہے جس سے بندہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہتا ہے۔“ (مسند احمد)

یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ ان مبارک ایام میں بھی سیدھی راہ سے بھٹکے رہتے ہیں۔ جو کھانا پینا تو چھوڑ دیتے ہیں تاہم گناہ اور فضولیات سے بھرا میڈیا نہیں چھوڑتے، فتنوں کے زہریلے پھن کو دیکھنا نہیں چھوڑتے، غیبت، چغلی اور بہتان کی مجلسیں نہیں چھوڑتے، افواہوں، طعن بازیوں اور تہمتوں سے بھرے

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! رمضان کی اس یونیورسٹی سے سبق سیکھو، عبرت حاصل کرو۔ کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرو اور اس کے معانی پر غور کرو۔ اسی میں ہدایت اور کھلی نشانیاں ہیں۔

فورمز اور انٹرنیٹ پیجز نہیں چھوڑتے۔

اے روزہ دار! سوچئے روزے کی برکت کا اثر کہاں ہے؟! تہجد کا اثر آنکھوں سے کیوں غائب ہے؟! کیا رمضان کا شوق آپ کو خشوع و خضوع، سکون، طہارت اور پاکیزگی کی طرف نہیں لایا؟ رمضان کے دن اور رات کا اور اس کے منٹوں اور سیکنڈوں کا بھرپور فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟! یقین رکھو! آپ رمضان کے فضائل و برکات تب ہی سمیٹ سکو گے جب اس کے مقاصد پر توجہ دو گے۔

رمضان المبارک کے پہلے ایام میں یہ خطبہ ایک بلند پکار ہے تاکہ تمام مسلمان ایک دوسرے کو حق اور بھلائی کی وصیت کریں، خیر، نیکی اور پرہیز گاری میں تعاون کریں۔

اے اصحاب قلم! اے میڈیا کے لوگو! فن کے ساتھ ساتھ ایک فنی اخلاقی معاہدے کی طرف آئیے جو ہماری روایات اور اقدار کا لحاظ کرے، جو ہمارے رسم و رواج کی حفاظت کرے، جو زندہ دفنائی جانے والی نیکی کی عمارت پھر سے بلند کرے اور جو روزہ کے عظیم دنوں

کی حرمت کا پاس رکھے۔

بد مقصد اور ملک دشمن، دین دشمن، نبی، کتاب، اور حریم دشمن، علما اور نیکی دشمن میڈیا کی مملوں کا توڑ کرنے کے لیے میدان میں آجائیے۔ اسلامی میڈیا کو تبصروں اور چٹ گویوں کے بجائے حقیقی حرکت اور فائدے والا بنائیے۔ میں معزز والدین کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کی تربیت کے بارے میں اللہ سے ڈریں۔ ان کی عقلوں کی کتابوں اور دلوں کی آنکھوں سے شکست خوردگی، احساس کمتری، فکری گمراہی، اخلاقی برائی، دانشمندی اور انتہا پسندی مٹا اور ہٹا ڈالیں۔ ان کے دلوں میں دین کے شاندار امتیازات ڈالیں، اسلامی آداب اور پیارے رسول کی سنتیں سکھائیں۔

رمضان کے قیمتی اوقات ضائع کرنے سے انہیں بچائیں، بازاروں اور راستوں میں بے مقصد گھومنے سے دور رکھیں اور میڈیا چینلز کے سامنے طویل وقت گزارنے سے روک رکھیں۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! رمضان کی اس یونیورسٹی سے سبق سیکھو، عبرت حاصل کرو۔ کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرو اور اس کے معانی پر غور کرو۔ اسی میں ہدایت اور کھلی نشانیاں ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

”رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں لہذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔“ (البقرہ)

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد! اے اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، ماہ رمضان میں اپنے اعمال و اقوال کو سچائی اور اخلاص سے مزین کرو اور موت سے پہلے پہلے ان سعادت بھری نعمات سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرو کیونکہ موت سے فرار کی کوئی راہ نہیں۔

مومن بھائیو! اگرچہ ماہ رمضان ایمان میں حقیقی اضافے اور سینے کو دین سے بھر لینے کا بہت بڑا ذریعہ ہے مگر ہماری امت کیلئے دشمنان اسلام کے کدو فریب اور ان کے گھناؤنے چیلنجوں کو سمجھنے کی بھی سخت ضرورت ہے۔ وہ دشمن جو جھوٹ، فریب، سخت ترین اور ناپسندیدہ حربوں سے مسلمانوں پر وار کر رہے ہیں۔ وہ بڑے سے بڑے جھوٹ سے بھی نہیں شرماتے اگرچہ وہ جھوٹ مخلوق کے سردار کے بارے میں ہی کیوں نہ گھڑ رہے ہوں۔

لہذا اس ماہ مبارک میں بھی ہر غیرت مند مسلمان کو چاہیے کہ وہ جھوٹ اور فریب کا بیروکار بننے سے بچے اور خصوصاً ان لوگوں کا بیروکار نہ بنے، جنہوں نے جھوٹ ہی کو اپنا اوڑھنا بچھوٹا بنا لیا ہے۔ غیرت مند مسلمان پوری ہوشیاری سے ان لوگوں سے بچے جو رات دن دہشت گردی پھیلاتے اور امت اسلامیہ کو فرقوں میں بانٹنے کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ ظالم اپنے سیاسی مقاصد اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لیے دینی شعائر کو استعمال کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔

ہمیں اس عظیم ماہ مبارک میں اپنی تمام عبادات اور مناسک میں اللہ وحدہ لا شریک کے لیے اخلاص اپنانا چاہیے۔ مخد اور متفق رہنا چاہئے، مسلمانوں کی باہمی محبت والفت کو قائم رکھنا چاہیے۔

چنانچہ ایک بصیرت والے مسلمان کو بحرانوں اور مشکلات پر قابو پانے کے لیے ہر قسم کی تفرقہ بازی اور اختلافات سے بچنا چاہیے۔

اے اربوں انسانوں پر مشتمل امت! اے سحری اور افطاری کی شریعت ماننے والی امت! یہ ہمارے ہی لائق ہے کہ ہم امت کے مسائل حل کریں اور اپنی مشکلات اور تکلیفوں کا علاج کریں۔ اپنے مقاصد کا خود خیال کریں اور یہ کام پوری خود اعتمادی، عزت و شرف اور قوت و غلبے کے ساتھ کریں کیونکہ رمضان مبارک قوت

و غلبے اور نصرت و کامیابی کا مہینہ ہے۔

خصوصاً فلسطین اور مسجد اقصیٰ کا دردناک مسئلہ ہمیں حل کرنا چاہیے۔ ظالم اور غاصب یہودیوں کو اس مبارک سرزمین اور اس کے ارد گرد سے دور کر دینا چاہیے۔

اسی طرح عراق اور شام کے امن و امان اور اتحاد کی بھی اشد ضرورت ہے، شام میں قتل و غارت، جنگی جرائم اور قید و بند کی صعوبتیں شدید ہو چکی ہیں اور یہ جرائم باغی اور سرکش گروہ پوری قوت و طاقت سے کر رہا ہے۔ وہ انسانی حقوق اور عالمی قوانین کی دھجیاں اڑا رہا ہے اور باہرکت یمن بھی اسی طرح کے حالات سے دوچار ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یمن کیسا سعادت والا خطہ ہے۔ لیکن افسوس! آج وہ ظلم کی چکی میں پس رہا ہے۔ اس کے خراب حالات مسلمانوں کو خون کے آنسو رلا رہے ہیں لیکن اے اہل یمن! عنقریب تمہیں کامیابی نصرت، غلبہ اور آزادی نصیب ہوگی!!

اس مقدس مرحلے پر ہمیں بری اور میانہ کاری مسلمانوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ جنہیں رمضان المبارک کے اس مقدس مہینے میں بھی جلاوطنی اور ظلم و ستم کا سامنا ہے۔ ”اقوام عالم کی آنکھوں کے سامنے ظالم میرے دینی بھائیوں کو مختلف شہروں میں مٹا رہے ہیں اور مسلمان مختلف گروہوں میں تقسیم ہیں۔ یا اللہ! میرا دل زخموں سے چور چور ہے۔“

لیکن اللہ اپنے دوستوں کا مددگار ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو مٹا کے دم لیتا ہے اگرچہ ظلم کی اندھیری رات طویل ہی کیوں نہ ہو جائے۔ لہذا تم خوب گڑگڑا کر اپنے اہل و عیال اور امت اسلام کیلئے دعائیں کرو۔ اپنے مالک کے سامنے اپنی تکلیفیں رکھو اور خوب گریہ زاری کرو کہ وہ کمزور، مظلوم اور قید و بند کا شکار دشمن کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے تمہارے بھائیوں کی مدد فرمائے۔ پوری دنیا کے مظلوموں کے دکھ دور کر دے اور ان کی مشکلات آسان فرمادے۔ اسی طرح ہمیں اس مبارک شہر میں امن و امان اور سکون کی نعمتوں پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ عمرہ کرنے والوں کو حرمین شریفین کی ایمانی اور پر امن فضاؤں میں جو سہولتیں اور خدمات میسر ہیں، ہمیں ان نعمتوں پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ یہ سب کچھ اللہ کے فضل و کرم سے ہے۔ پھر حرمین شریفین کی خدمت کیلئے

اس حکومت کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ اس خدمت کو ان کے میزان حسنات میں شمار فرمائے۔ آمین!

اے اللہ! ہمیں بہترین طریقے سے روزے رکھنے اور قیام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے ذوالجلال والا کرام! اس ماہ مبارک میں ہمیں جہنم سے آزادی پانے والوں میں شامل فرما۔ یا جی یا قیوم تیری رحمت کے ذریعے سے تیری مدد مانگتے ہیں تو لمحہ بھر بھی ہمیں ہمارے نفوس کے سپرد نہ کر اور ہمارے تمام معاملات درست فرمادے۔

یاد رفتگان

بقیہ

تقسیم کر دیتے تھے۔

۱۹۷۴ء میں جب آپ کا داخلہ مدینہ یونیورسٹی میں ہوا تب کاغذات کلیر کروانے کے لیے کراچی گئے۔ جہاں کچھ عرصہ میرے والد محترم کے پاس ٹھہرے جہاں والد محترم گولڈن بلاک میں دہلی پریس کلب میں معروف ادیب افتخار عارف کے ساتھ کلب ممبر تھے۔ مدنی صاحب ہمیشہ وحدت امت اور مسالک کے درمیان ہم آہنگی کے لیے کوشاں رہے۔ چھپن سال کی بھرپور انقلابی زندگی گزارنے کے بعد حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۲۵ نومبر ۲۰۱۵ء کو داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اہل کشمیر کو سوگوار کر گئے۔ نور اللہ مرقدہ وجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ۔

آپ کی نماز جنازہ یونیورسٹی کالج کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں قائم مقام امیر مولانا محمد صدیق بالا کوٹی کی امامت میں ادا کی گئی۔ مرحوم کے آخری دیدار کے لیے عوام کا ٹھہنیں مارتا ہوا سمندر جنازہ میں شریک ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ میں مولانا عبدالرشید جازری اور قاضی ریاض قدیر کی قیادت میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا وفد شریک ہوا۔ امیر محترم اور صدر آزاد کشمیر سردار یعقوب احمد خان، سردار عتیق احمد خان اور دیگر سیاسی و مذہبی رہنما قائدین و عمائدین تعزیت کے لیے تشریف لائے۔ اسی طرح ڈاکٹر عبداللہ حسن الترقی نے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا۔ فخر اہم اللہ احسن الجزاء۔

امیر محترم نے دورہ کشمیر میں جماعتی سیٹ اپ کا اعلان کیا جو ہفت روزہ اہل حدیث لاہور میں شائع ہو چکا ہے۔

والا تھا وہ بھی اس سے پہلے کے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے اور اس کے دامنے ہاتھ میں آتشیں شریعت ہو وہ خداوند کے حضور بھوکا اور پیاسا رہے تاکہ جو کھایا گیا ہے وہ پورا ہو:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ﴾ (۱۸۳:۲)
”مسلمانو! تم پر روزہ اسی طرح لکھا گیا ہے جس طرح تم سے پہلوں پر لکھا گیا تھا۔“

مجاہد اتباع طریقہ محمدیہ:

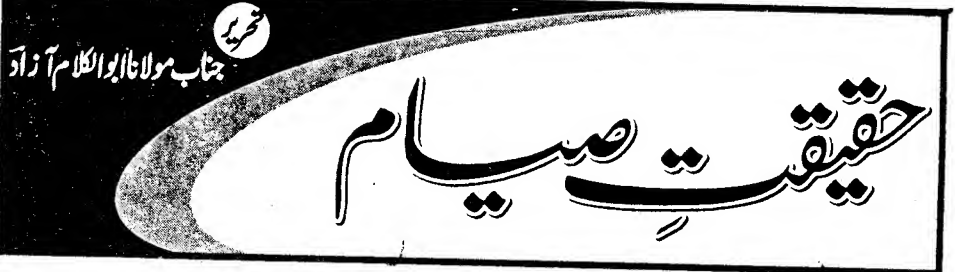
پس رمضان کی حقیقت کیا ہے؟ وہ ماہ مقدس جس میں داعی اسلام حسب اتباع نوائیں نبوت تھیں نزل قرآن کے لیے ضروریات مادیہ سے مستغنی رہا اور اس لیے ضروری ہوا کہ پیروان ملت اسلامیہ اور تعین طریقت محمدیہ ان ایام میں ضروریات مادیہ عالم سے مستغنی رہیں کہ اس توفیق و ہدایت کا شکر یہ و ممنونیت اور اظہار اطاعت و عبودیت ہو جو ان کو اس ماہ مقدس میں عطا ہوئی:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدٰكُمُ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (البقرہ: ۱۸۵)

”ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اترا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو ہدایت اور تمیز حق و باطل کی نشانی ہے۔ پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود ہو وہ روزے رکھے جو بیمار یا مسافر ہو وہ ان کے بدلے اور دنوں میں روزے رکھ لے۔ خدا تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو (اور روزے کیوں فرض ہوئے؟) اس لیے کہ تم خدا کی بخشی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو نیز اس لیے کہ اس کی شکر گزاری میں سرگرم رہو۔“

تشکر نعمت عظمیٰ واحسان اکبر:

ہم کو صاف بتا دیا گیا کہ مفروضیت صیام رمضان صرف اس لیے ہے کہ ہم اس عطائے ناموس فرقان و ہدیٰ



صیام رمضان سے مقصود:

آفتاب عالم تاب: وہ آفتاب جس کا مطلع حظیرہ القدس تھا وہ آفتاب جس کا مغرب سینہ نبوی تھا وہ آفتاب جس نے عالم کو منور کیا قرآن مجید تھا جو ماہ مقدس کی شب مبارک میں آسمان سے زمین پر نازل ہوتا شروع ہوا۔
ماہ مقدس: وہ کون سا ماہ مقدس تھا جس میں خدا کا کلام بندوں کو پہنچنا شروع ہوا؟ وہ ماہ رمضان تھا:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ﴾ (۱۸۵:۲)
”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اترا جو لوگوں کے لیے سر تا پا ہدایت ہے جو ہدایت و تمیز حق و باطل کی نشانی ہے۔“

ہماری بھوک پیاس:

پس ان ایام میں ہماری بھوک ہماری پیاس ہمارا مادیات عالم سے اجتناب اس یادگار میں ہے کہ ہم تک جو خدا کا پیغام لایا وہ ان دنوں بھوکا اور پیاسا تھا اور وہ تمام لذائذ مادی سے مجتنب تھا:

﴿فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (۱۸۵:۲)
”پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود ہو وہ روزے رکھے۔“

نوائیں نبوت:

”یہ اس کا حال تھا جو کہ فاران (کوہِ حرا) کی چوٹی سے جلوہ گر ہوا تھا (محمد ﷺ) لیکن وہ جو سینا سے آیا (موسیٰ علیہ السلام) وہ بھی تورات لینے کے لیے جب پہاڑ پر چڑھا تھا وہاں چالیس روز بدلی کے درمیان خداوند کے حضور رہا تھا۔“ (خروج: ۳۰-۱۸)
”اسی طرح وہ بھی جو کوہِ سبیر (کوہِ زیتون) سے طلوع ہوا تھا (عیسیٰ علیہ السلام) اس سے پہلے کہ وہ خدا کی منادی شروع کرے جنگل میں چالیس روز دن رات بھوکا اور پیاسا رہا تھا۔“ (متی: ۲۳:۳)

پس ضرور تھا کہ وہ جو کوہِ فاران سے جلوہ گر ہونے

عزلت گاہ نبوی:

مکہ سے تین میل کی مسافت پر کوہِ حرا واقع ہے۔ آج سے ۱۳۴۳ برس پہلے ایام رمضان میں جب سخت گرمی کے دن تھے اور شدت حرارت سے ریگستان بطحاء کا ذرہ ذرہ تنور بن رہا تھا اس کوہِ حرا کے تیرہ و تاریک غار میں مادیات عالم سے ایک کنارہ کش انسان سر بزا ہوا تھا۔

ریاضت گاہ نبوی:

وہ بھوکا تھا لیکن بھوکا نہ تھا کہ اس کے پاس کھانے کی وہ چیز تھی جس کو کھا کر پھر انسان کبھی بھوکا نہیں ہوتا۔ وہ پیاسا تھا لیکن پیاسا نہ تھا کہ اس کے پاس پینے کی وہ چیز تھی جس کو پی کر انسان کبھی پیاسا نہیں ہوتا۔ وہ تین تین چار چار دن کھانا پینا چھوڑ دیتا تھا اس کے جاں نثار بھی اس کی محبت میں کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے لیکن وہ ان کو منع کرتا تھا کہ ﴿لَا تَكُم مِّثْلِي﴾؟ آیتِ طُغْمَنِي رِیِّ وَبَسْقِنِي] ”تم میں کون میری طرح ہے؟ میں بھوکا ہوتا ہوں تو میرا آقا مجھ کو کھلاتا ہے میں پیاسا ہوتا ہوں تو میرا آقا مجھ کو پلاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

سرفرازی باری تعالیٰ:

کوہِ حرا کا مقدس عزلت نشیں اسی طرح بھوکا پیاسا سر بزا ہوا تھا کہ ایک نور بے کیف نے تیرہ و تاریک غار کو روشن کر دیا۔ وہ نور بے کیف کیا تھا؟ ہدایت و فرقان کا ایک آفتاب تھا جو مطلع حظیرہ القدس سے طلوع ہو کر اس کے سینے میں غروب ہو گیا۔ ﴿فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ﴾ (۹۷:۲) ”بے شک وہ تیرے دل میں جا گزریں ہو گیا۔“ اور پھر اس کے سینہ سے نکل کر تمام عالم کو اس کی شعاعوں نے روشن کر دیا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

”اور (اے پیغمبر!) ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ تمام دنیا میں رحمت کا ظہور ہو۔“

(قرآن) پر خدا کا شکر بجالائیں اور اس کے نام کی تقدیس کریں۔ پس کون مسلم ہے جو خدا کے اس احسان اکبر اور نعمت عظیمہ کے شکر کے لیے تیار نہیں؟ اور اس کی تقدیس کے لیے آمادہ نہیں؟ اس کی تقدیس و تمجید میں خود کو فراموش کرو۔ اس کے کلام کی عظمت کو یاد کرو جس نے تم جیسی زار و زار و کز و زار کو اپنی تسلی سے قوی کیا کہ جو پھر بھی کمزور نہ ہوگی، جس نے ۱۳۴۴ برس ہوئے توحید کی آگ تمہارے سینوں میں روشن کی کہ پھر کبھی نہیں بجھے گی، جس نے تمہارے سر پر تاج خیر الاهی رکھا، جو کبھی نہیں اتر سکتا۔

شب قدر کا بیان:

عزت و حرمت کی رات

وہ کون سی شب مبارک تھی جس میں خدا کا کلام روح پرور ایک انسان کے منہ میں ڈال گیا؟ وہ لیلۃ القدر یعنی عزت و حرمت کی رات تھی، بے شک وہ عزت و حرمت کی رات تھی، وہ رات تھی جو ہزار مہینوں سے بہتر تھی کہ اس میں خداوند قدوس گویا ہوا، وہ فرشتوں کی آمد کی رات تھی کہ آسمان والوں کی باتیں زمین والوں کو سنائیں۔ وہ امن و سلامتی کی رات تھی کہ اس میں دنیا کے لیے امن و سلامتی کا پیغام اترتا:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَمْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (۹۷: ۱-۵)

”ہم نے قرآن کو عزت و حرمت والی رات میں نازل کیا اور ہاں تمہیں کس نے بتایا کہ عزت و حرمت والی رات کیا ہے؟ وہ رات جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جس میں ارواح مقدسہ اور فرشتے اذن خداوندی سے احکام لے کر نازل ہوتے ہیں اس رات میں طلوع آفتاب تک سلامتی ہے۔“

ظلمت کدہ عالم میں ایک روشن گوشہ:

وہ شب کیا عجیب شب تھی! دنیا عصیان و جن ناشناس کی تاریکی میں مبتلا تھی، دیو باطل کا تمام عالم پر استیلا تھا، توحید کا نورانی چہرہ، کفر و شرک کی ظلمت میں مجھوب تھا، نیکیاں بدیوں سے شکست کھا چکی تھیں، ایک نحیف و ضعیف قوم بحر احمر کے کنارے کے ریگستانوں میں غفلت و جہالت کے بستروں پر پڑی سو رہی تھی، لیکن اس

ظلمت کدہ عالم میں صرف ایک گوشہ تھا جو روشن تھا، وہ گوشہ غار حرا کا گوشہ تھا، اس بغاوت و طغیان عالم میں ایک شے تھی جو قوت الہی کے آگے اطاعت و تسلیم کے ساتھ سر بسجود تھی، وہ عزت نشین حرا کی جہیں مبارک تھی اور ایک ہی قلب تھا جو بیدار تھا اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا قلب اقدس تھا۔

تا دیب عالم کے لیے نحیف و ضعیف قوم کا انتخاب:

یہ کیا عجب و غریب شب تھی جب قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا، جب جبارہ عالم کی تنبیہ و تادیب کے لیے ایک نحیف و ضعیف قوم کا انتخاب ہو رہا تھا، جب نیکیوں کا لشکر دوبارہ مقابلہ کے لیے آراستہ کیا جا رہا تھا اور اس کی عسکری کے لیے وہ وجود اقدس منتخب ہو رہا تھا جو غار حرا کے غیر مصنوع حجرہ میں بیدار اور سر بسجود تھا اور رحمت کے محافظ فرشتے اس کے ارد گرد صف بستہ تھے۔

پراز حکمت امور کا فیصلہ:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَرَّكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ نَّكَيْمٍ أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (الدخان: ۳-۶)

”ہم نے اس کتاب میں کو ایک مبارک شب میں اتارا، کہ ہمیں انسانوں کو ڈرانا تھا، وہ مبارک شب جس میں پراز حکمت امور کا ہمارے حکم سے فیصلہ کیا جاتا ہے، اور جس میں ہم نے انسانوں کے پاس اپنی رحمت سے ایک رہنما بھیجنا تھا، کیونکہ ہم پکارنے والوں کی دعائیں سنتے ہیں اور دنیا کے ذرہ ذرہ کا حال جانتے ہیں۔“

رحمت ہائے آسمانی کا نزول:

پس یہ وہ شب ہے جس میں اقوام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہوا، یہ وہ شب ہے جس میں برکات ربانی کی ہم پر سب سے پہلی بارش ہوئی، یہ وہ شب ہے جب اس سینہ میں جو خزینہ نبوت تھا، کلام الہی کے اسرار سب سے پہلے منکشف ہوئے اور رحمت ہائے آسمانی نے زمین میں نزول کیا۔

دعائے مسلم:

پس ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ اس لیلۃ مبارکہ میں

رحمتوں کا طالب ہو اور اس رحمن و رحیم ہستی کے آگے سر نیاز خم کرے، جہیں ہر معاصی کو زمین پر بجز وفا کساری سے رکھے اور بصد خضوع و خشوع دست تضرع دراز کرے کہ خدایا:

﴿أَمَّا الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَ الْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ لَا يَفْرِقُونَ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَ قَالُوا سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَمَلُهَا مَا كَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَ اغْفِرْ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (البقرہ)

”رسول جو کچھ اس پر نازل ہوا، اس پر ایمان لایا اور اہل ایمان بھی ایمان لائے سب خدا پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور بلا تفریق اس کے سارے رسولوں پر ایمان لائے اور پکار اٹھے: پروردگار! تیری باتیں سنیں، تیری اطاعت کا عہد باندھا، اب تیری مغفرت کے طالب ہیں اور تو ہی ہمارا مرجع ہے، کسی کو تو اس کی قوت سے زیادہ حکم نہیں کرتا اور خیر و شر سب انسان کی اپنی کمائی ہے، پس اے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک ہو یا کوئی خطا سرزد ہو جائے تو مواخذہ نہ کر۔ ہمارے رب! پہلوں کی طرح ہم کو گراں بار نہ بنا، اے ہمارے رب! ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ ڈال، ہمیں معاف کر، ہمارے گناہ بخش، ہم پر اے ہمارے آقا! رحم فرما اور کفار پر ہمیں غلبہ نصیب کر۔“

لاح عمل مسلم:

پس ہر مسلم آبادی میں چند نفوس مسلم کے لیے ضروری ہے کہ اواخر عشرہ رمضان میں مسجد کے ایک گوشہ میں شب و روز تحویت اتباع نبویؐ تلاوت کتاب عزیز، تفکر خلق مساوات و ارض، ذکر نعم الہی، تذکرہ اسائے حسنی اور تحیت و تسلیم و ادائے صلوٰۃ میں اس طرح بسر کریں کہ ان اوقات محدودہ کا کوئی لمحہ تذکر و تفکر سے خالی نہ ہو، تاکہ ان اشخاص مقدسہ کا جلوہ اس کی آنکھوں میں پھر جائے۔

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ (۱۹۱:۳)

”وہ ارباب دانش و کسی حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، وہ ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے (ہر وقت) خدا کو یاد کرتے ہیں۔“

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِإِيمَانِ الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (۱۶:۳۲)

”وہ جو قرآن کی آیتیں جب ان کو یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور خضوع و خشوع کے ساتھ اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں ان کے پہلو راتوں کو بستر سے الگ رہتے ہیں اور وہ امید و بیم کی حالت میں خدا سے دعائیں کرتے ہیں۔“

﴿رَجُلًا لَا تَلْمِزُهُمْ تِجَارَةٌ وَلَا بُعْدٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ (۳۷:۲۴)

”جن کو خرید و فروخت اور دنیاوی اشغال ذکر خدا سے غافل نہیں کرتے۔“

بناء مساجد کی غرض:

اسامیل و ابراہیم علیہ السلام کی سب سے پہلی مسجد جن اغراض کے لیے تعمیر ہوئی، ان میں ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ عزت گزینان عبادت کا مسکن ہو:

﴿وَعَدْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهْرًا يَهْتَدِيٰ لِلطَّائِفِينَ وَالْمُكَفِّينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (۱۲۵:۲)

”ہم نے سیدنا ابراہیم و اسماعیل سے عہد لیا کہ وہ میرے گھر کو طواف، اعتکاف، رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھیں۔“

خلاصہ مضمون:

پس اسے فرزندان اسماعیل و ابراہیم! اپنے باپ کے عہد کو یاد کرو اور جس گھر کو رکوع و سجود کے لیے پاک رکھتے ہو اسے اعتکاف کے لیے بھی پاک رکھو کہ تمہارے باپ اسماعیل اور ابراہیم کا عہد خداوند کے حضور جھوٹا نہ ہو۔

قیام رمضان کا بیان:

مختلف حرائق کی مثال

کیا عجیب وہ جوش محویت ہے کہ مسلمان دن بھر کی

بھوک اور پیاس کے بعد رات کو خدا کی یاد کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں! اللہ! اللہ! وہ تکلیف جو راحت قلبی کا باعث ہو مختلف حرائق بھی اسی طرح خدا کی یاد کے لیے رات بھر کھڑا رہتا تھا کہ خدا کی ہدایت کا شکر یہ بجالائے۔ یہاں تک کہ اس کے پاؤں میں درم آ جاتا تھا۔

شفیع کان سنت محمدیہ:

پس شب کو جب عالم سناں ہے اور دنیا کا ذرہ ذرہ خاموش اور محو خواب شیریں ہے، آؤ شفیع کان سنت محمدیہ! کہ وہ ماہ مقدس آیا، ہم اپنے بستر کو خالی کریں، خدا کی تقدیس میں مشغول ہوں اور اس کی حمد و ثنا کریں، جس نے اس خلعت کدہ عالم میں ہمیں ایک ایسا چراغ بخشا جس سے ہمارے قلوب منور ہو گئے۔

چراغ تقدیس:

سبحان ذی الملك والمملوك سبحان ذی العزة والعظمة والهيبة والقعدة والكبرياء والجبروت سبحان الملك الحي الذي لا ينام ولا يموت اهدنا سبوح قدوس ربنا وارب الملائكة والروح

تقدیس ہو حکومت و شہنشاہی والے کی تقدیس ہو۔ عزت، عظمت، ہیبت، قدرت، کبریائی اور جبروت والے کی تقدیس ہو! اس زندہ بادشاہ کی جو نہ کبھی سوتا ہے، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ رہے گا، پاک، قدوس، ہمارا آقا اور تمام فرشتوں اور روحوں کا آقا۔

بقیہ: رمضان اور صبر

جاؤ اور صبر کرو۔ اسے معلوم نہ تھا کہ اسے نصیحت کرنے والے کون ہیں؟ وہ تو رو رہی تھی۔ اس نے کہا: آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت اور پریشانی آئی ہے؟! جب اسے بتایا گیا کہ وہ تو اللہ کے رسول ﷺ تھے تو جلدی سے اللہ کے رسول ﷺ کے دروازے پر آتی ہے، عرض کرتی ہے: اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ مجھے نصیحت کرنے والے آپ تھے۔ گویا وہ تلافی کرنے اور معذرت کرنے کے لیے آئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَىٰ» ”صبر تو اس چیز کا نام ہے کہ جب تمہیں مصیبت کی پہلی ضرب لگے تو اسی وقت صبر کرو“ ورنہ بعد میں تو آہستہ آہستہ صبر آ جاتا ہے۔

کتب حدیث و سیرت میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بڑی تفصیل سے مذکور

ہے۔ ان دونوں میاں بیوی میں شدید محبت تھی۔ دونوں کا تعلق بنو مخزوم سے تھا۔ اسلام کے لیے اس گھرانے نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ایسی ہی ہوئی کہ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں خون زیادہ بہہ جانے کے باعث شہید ہو گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ انہیں تسلی دے رہے ہیں اور ساتھ فرما رہے ہیں: ”اگر کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے، ساتھ ہی کہے: اَللّٰهُمَّ اَجْرُنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا“ اے اللہ! میری اس مصیبت میں مجھے اجر و ثواب عطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدلہ عطا فرما“ اِلَّا اَخْلَافَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا“ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے بہتر نعمت عطا فرما دیتا ہے۔“ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو میں نے دل میں کہا: مسلمانوں میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر اور افضل کون ہو سکتا ہے؟ اسلام میں پہلا گھرانہ جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی، مگر چونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ میں ایسے کہوں، اس لیے میں نے یہی دعا مانگنا شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ مجھے شوہر کے طور پر عطا فرما دیے۔ قارئین کرام کے لیے وضاحت کیے دیتا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سیدہ کی عدت گزرنے کے بعد ان سے نکاح کر لیا تھا، اور انہیں ام المؤمنین بننے کا شرف عظیم حاصل ہوا۔ یاد رکھیے کہ آپ صبر بھی دعا کریں اپنے رب سے عافیت کا سوال کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ“ اے اللہ! میں آپ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ساتھی! تم نے تو اللہ سے آزمائش کا سوال کر دیا“ اَفَأَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ“ ”تمہیں چاہیے کہ اپنے رب سے عافیت کا سوال کرو۔“

اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان پر پابندی کرنا صبر کی اعلیٰ ترین قسم ہے۔ انسان پر جب آزمائش آئے تو پھر اس پر صبر کرنا، اپنے رب سے دعائیں کرنا، ثابت قدمی دکھانا صبر کی اعلیٰ اقسام میں سے ہے۔

سے ملاقات کی خوشخبری کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی معافی کی خوشخبری بھی سنائی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے وہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جو اس سے پہلے سرزد ہوئے ہوں گے اور جس شخص نے رمضان میں قیام کیا (تراویح، نوافل اور تہجد کا اہتمام کیا) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو معاف کر دیئے جائیں گے اس کے وہ قصور جو اس نے پہلے کیے ہوں اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان اور احتساب کے ساتھ تو معاف کر دیئے جاتے ہیں اس کے وہ سب گناہ جو اس نے پہلے کیے ہوں۔ (متفق علیہ)۔

یقیناً وہ افراد نہایت خوش نصیب ہیں جو ماہِ صیام کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور جنت کے حصول کے لیے عاجزی و انکساری سے عبادات بجالاتے ہیں اور نماز، روزہ اور تراویح کے ذریعہ اللہ کی رضا اور اس کے دیدار کے متنی ہوتے ہیں۔ بد نصیب ہیں وہ افراد جو ماہِ صیام بطورِ ماہِ تجارت، ماہِ کاروبار، ماہِ وصولی چندہ یا ماہِ وصولی زکوٰۃ گزارتے ہیں اور قطعی طور پر انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی کہ نمازوں، روزوں اور دیگر عبادات میں کتنی کمی یا کوتاہی ہو رہی ہے۔ وہ افراد بھی قابلِ رحم ہیں جو معمولاً نمازوں اور روزوں کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن کھانے پینے اور شاپنگ کرنے میں مبارک ساعتوں کو گنوا بیٹھتے ہیں۔ کتنے احمق ہیں وہ لوگ جو حقیر اور فانی مال یا اکل و شرب میں مصروف ہو کر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ کی شادمانی اور خوشی کو بھول کر حقیر اور لالچنی امور میں ماہِ صیام گنوا دیتے ہیں۔

روزہ:

یہ ماہِ صیام کی اہم ترین عبادت ہے۔ اگر کوئی شخص بلا عذر شرعی ماہِ صیام کا ایک روزہ بھی ترک کر دے اور عمر بھر اس کی تلاقی کرے تو وہ ماہِ صیام کے ایک روزے کی برابری نہیں کر سکتا۔ مصروفیات، صحت اور دیگر وجوہ سے جب کہ مذکورہ عذر غیر معمولی نہ ہوں روزے کا ترک کر دینا بڑی بدبختی کی بات ہے۔ ایسا شخص گویا کہ احکامِ الہی سے دانستہ بغاوت کر رہا ہے۔ تارکِ صوم رحمتِ الہی سے لازماً محروم ہو جائے گا اور اس کی زندگی گمراہی، ضلالت اور محرومیوں کے صحراؤں کی نذر ہو جائے گی۔



لیے ہے، بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو۔

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق میسر نہیں ہے کہ کسی روزے دار کو افطار کرائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ اجر ہر اس شخص کو دے گا جو کسی روزہ دار کو دودھ کی تسی سے روزہ کھلاوے یا ایک کھجور کھلا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھاتا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا، پھر اسے کبھی پیاس محسوس نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور یہ وہ مہینہ ہے جس کے آغاز میں رحمت، درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے نجات ہے اور جس نے رمضان میں اپنے غلام سے بلکی خدمت لی اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ (بیہقی)

مزید آنحضور ﷺ نے فرمایا: ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لیے کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک نیکی دس گنا اور دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی شہوتِ نفس اور کھانے پینے کو میرے لیے چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت افطار کی دوسری اپنے رب سے ملاقات کی، روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ روزہ ڈھال ہے، لہذا جب کوئی شخص تم میں سے روزہ سے ہو تو اسے چاہیے کہ نہ اس میں بدگامی کرے اور نہ دنگ فساد کرے، اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے تو کہہ دے کہ بھائی! میں روزے سے ہوں۔ (بخاری مسلم)

روزہ دار کے لیے اجر و ثواب میں اضافہ اور رب

کائنات کے روز و شب یوں تو تین موسموں سے مزین ہیں اور قدیم و تاجر کے ساتھ ساری دنیا میں اپنے جلوے دکھاتے رہتے ہیں، کبھی فرصت و شادمانی تو کبھی تہر و پریشانی کا باعث بنتے رہتے ہیں اور انسان حسبِ موقع و استطاعت ان سے مستفید ہونے اور بچنے کا سامان کرتا رہتا ہے۔ اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ نے ان تینوں موسموں کے علاوہ ایک ”نیکیوں کا موسم بہار“ بھی عطا کیا ہے جو ہر سال پابندی سے ماہِ صیام کی شکل میں سایہ فگن ہوتا ہے۔ مسلسل تیس دن تک مومنوں کے لیے رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کے خزانے لیے موجود رہتا ہے اور روزہ داروں اور عبادت گزاروں کے لیے خوش خبریاں سناتا ہے۔ ماہِ صیام کو قرآن مجید میں ”بشرِ نزول قرآن“ سے تعبیر کیا گیا ہے اور روزوں کی فرضیت کی غرض و غایت ”تقویٰ“ قرار دی گئی ہے۔ شعبان کے آخری دنوں میں نبی کریم ﷺ نے ایک نہایت ہی بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بڑا بزرگ مہینہ سایہ فگن ہوا چاہتا ہے۔ یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں کے قیام کو نفل قرار دیا ہے، جس شخص نے اس مہینہ میں کوئی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دوسرے دنوں میں کوئی فرض ادا کیا ہو اور جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا تو وہ ایسا ہے جیسے دوسرے مہینوں میں اس نے ستر فرض ادا کیے ہوں۔ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اگر کوئی شخص اس میں کبھی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کے گناہوں کی مغفرت اور اس کی گردن کو دوزخ سے بچانے کا ذریعہ ہوگا اور اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا اس روزہ دار کے

تراویح:

اگرچہ یہ فرض عبادت نہیں، لیکن نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ اس کا باضابطہ اہتمام فرماتے تھے۔ تراویح میں مکمل ایک قرآن کی سماعت مسنون ہے۔ قیام اللیل کے ذریعہ بندہ اپنے رب سے قریب ہو سکتا ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ تھکن اور بیماری کے باوجود قیام اللیل کا اہتمام فرماتے تھے۔ قیام اللیل اور تہجد کے ذریعہ بندہ قرب الہی حاصل کر سکتا ہے اور جس بندے کو اللہ کا قرب حاصل ہو جائے اس کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔

تلاوت قرآن:

ماہ صیام کو قرآن مجید سے خاص نسبت حاصل ہے۔ نزول قرآن کی برکت سے ایک رات ہزار مہینوں سے افضل ہوگی۔ قرآن پاک دلوں کے امراض کی شفا ہے۔ انسانوں کے لیے دستور العمل ہے۔ مومنوں کے لیے سرسراہدایت و رہنمائی ہے۔ آنحضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ ماہ صیام میں کثرت سے تلاوت کلام پاک کا اہتمام کرتے تھے۔ دیگر عبادات کی طرح تلاوت قرآن مجید کا اجر بھی بڑھا دیا جاتا ہے، لیکن جو شخص قرآن مجید کا فہم و تدبر کے ساتھ مطالعہ کرے گا اس کی زندگی میں غیر معمولی تغیر و تبدل واقع ہوگا اور وہ اللہ کا مطیع فرماں بردار بندہ بن جائے گا۔

اعتکاف:

اعتکاف ماہ صیام کی ایک خصوصی عبادت ہے۔ بندہ اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک کر کے صرف اللہ کا ہو کر رہ جاتا ہے اور خود کو اللہ کے حضور پیش کر دیتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اعتکاف کا خاص کر اہتمام کرتے تھے۔ عشرہ اخیرہ اعتکاف کے لیے فارغ کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو تاکید بھی فرمائی کہ ہر ہستی سے کم از کم ایک فرد کو لازماً اعتکاف کا اہتمام کرنا چاہیے جب بندہ تمام مشاغل کو چھوڑ کر دربار الہی میں حاضر ہو جاتا ہے اور دنیا و مافیہا سے لا تعلقی کا اظہار کرتا ہے تو رحمت الہی بھی جوش میں آتی ہے اور اسے وہ سب کچھ دیا جاتا ہے جس کا وہ طلب گار ہوتا ہے۔

تلاش شب قدر:

شب قدر کو ہزار مہینوں سے زیادہ افضل قرار دیا گیا ہے لیکن طاق راتوں میں شب قدر کو چھپا دیا گیا ہے۔ آخری عشرہ کی یوں بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حصول مغفرت کی طرف اور گناہوں سے توبہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

اجتماعی پروگراموں کے نام پر یا پھر مختلف امور کے لیے وصولی کے نام پر آخری عشرہ اور اس کی طاق راتوں کو ضائع کر دینا انتہائی بدبختی کی نشانی ہے، آخری عشرہ میں اعتکاف ہی اسوۂ رسول ﷺ ہے، سچے عاشق مسلمان کو اعتکاف کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

اذکار و دعائیں:

ماہ صیام میں اذکار و دعاؤں کے اہتمام کی بھی خاص فضیلت ہے۔ روزے کی حالت میں خاص طور سے لہو و لعب سے بچنے کا آسان ذریعہ بھی ہے۔ دنیاوی امور و دیگر مصروفیات کے موقع پر اذکار کا اہتمام باعث برکت بھی ہے۔ اذکار سے بندہ لہو و لعب سے بچتا ہے اور یاد الہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ماہ صیام میں مختلف اوقات کو اللہ کے رسول ﷺ نے قبولیت دعا کے اوقات بتلائے ہیں۔ ہر بندہ مومن کو ان اوقات میں بھرپور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اپنی حاجات، مسائل اور مشکلات حیات کو بندوں کے سامنے پیش کرنے، غیر اللہ کی بجائے اخلاص اور سوز دل کے ساتھ مالک حقیقی کے سامنے رکھیں تو کوئی عجب نہیں کہ ہر ایک کی مرادیں برآئیں۔

حقوق العباد:

اللہ کے رسول ﷺ نے ماہ صیام کو ہمدردی و غم خواری کا مہینہ بھی قرار دیا ہے۔ غریبوں، محتاجوں، مسکینوں، ضرورت مندوں چاہے وہ رشتہ دار ہوں یا پڑوسی، شناسا ہوں یا اہل محلہ ان کے ساتھ ہمدردی اور غم خواری کا معاملہ کرنا چاہیے۔ ان کے غم کو بانٹنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے علاوہ صدقات

و خیرات کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ اس ماہ میں کسی سال کو بھی مایوس نہیں کرتے تھے۔ عید کے موقع پر بالخصوص عید کی خوشیوں میں ان ضرورت مندوں کو شامل کرنے کی ممکنہ کوشش کرنی چاہیے۔ کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ نئے ملبوسات انہیں دینے کا اہتمام کرنا چاہیے یا کم از کم اپنے پرانے ملبوسات انہیں دے کر عید کی خوشیوں میں انہیں شامل رکھا جا سکتا ہے۔ ماہ صیام میں اگر مذکورہ عبادات کو صحیح روح سے ادا کرنے کی مخلصانہ کوشش کی جائے تو یقیناً ماہ صیام ”نیکیوں کا موسم بہار“ ثابت ہو سکتا ہے۔ نیکیوں کے اس موسم سے بھرپور استفادہ کی ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے۔ دیگر نیکیوں کو سال کے دیگر ایام میں بھی انجام دیا جا سکتا ہے لیکن جن عبادت کو ماہ صیام سے مخصوص کیا گیا ہے انہیں دیگر ایام میں بجالانا ممکن نہیں۔ اس لیے مختلف تاویلات کے ذریعہ اس ماہ صیام کی عبادتوں کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرنا حق پن کی نشانی ہے۔ اس نکتے کو سارے مسلمانوں کے سامنے پر زور انداز میں واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں مساجد کے خطیب حضرات، انجمنوں، اداروں، دینی و مذہبی تنظیموں کے ذمہ داران کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کریں اور لایعنی امور و معاملات اور محض کاروبار و تجارت یا اہل دُشرب کے پیچھے پڑ جانے سے روکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق خیر عطا فرمائے، آمین۔



امیر شہر قصور قاری محمد ابراہیم کاظم کا انتقال پر ملال

جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن و ملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور شہر قاری محمد ابراہیم کاظم صاحب مؤرخہ ۹ جون بروز اتوار دن بارہ بجے کے قریب طویل علالت کے بعد دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نمازہ جنازہ کا فریضہ پروفیسر عبدالستار حامد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب نے انجام دیا۔ نماز جنازہ میں مقامی علماء اور جماعتی افراد کے علاوہ ضلع قصور اور پنجاب کے ساتھ ساتھ جماعت کے اعلیٰ ذمہ داران نے شرکت کی۔ جن میں امیر ضلع قصور مولانا محمد شفیع صاحب، ناظم ضلع قصور مولانا حسن محمود کبیر پوری صاحب، مولانا عبدالباری ذوق صاحب، مولانا شفیع نجم صاحب، امیر ضلع گجرات مولانا طارق محمود یزدانی صاحب، ڈاکٹر عظیم الدین زاہد لکھوی صاحب، ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب و دیگر بہت سارے علماء و خطباء اور جماعتی احباب نے شرکت کی۔ نمازہ جنازہ گورنمنٹ ڈگری کالج قصور کی گراؤنڈ میں رات ۱۱ بجے ادا کی گئی جس میں لوگوں کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور شہر اپنے امیر کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گی اور ان کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنت کو قبول فرماتے ہوئے آخرت کی آسانیاں نصیب فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ بالخصوص ان کی اولاد میں سے حافظ حبیب الرحمن صاحب کہ جنہوں نے اپنے والد محترم کی بیماری کے ایام میں خدمت میں کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: حافظ اختر علی ارشد ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور شہر

حصہ زکوٰۃ ادا کرے۔

میمون بن مہران تابعیؒ نے فرمایا: جب تمہارا زکوٰۃ کا وقت آئے تو اپنے سارے مال کا حساب کرو، جس قرض کے ملنے کی امید ہے اسے بھی شمار کرو اور پھر تم پر جو قرض ہے، اسے منہا کر کے نکال دو پھر باقی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (کتاب الاموال لابی عبید: ۱۲۱۹، وسندہ حسن)

ہر وہ چیز جو تجارت کے لئے نہیں بلکہ صرف ذاتی استعمال کے لئے ہے مثلاً گھر یا دکان کی عمارت، مشینری، فرنیچر وغیرہ اور جن کی خرید و فروخت نہیں کی جاتی، ان پر زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اگر یہی چیزیں تجارت کے لئے ہوں تو ان پر زکوٰۃ ہے نیز آلات تجارت پر زکوٰۃ نہیں۔

ہر قسم کے پھل اور ہر جنس پر زکوٰۃ واجب ہے

ہر پھل اور کھیتی جو زمین سے پیدا ہوتی ہے اس سے زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کنثائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔“ (الانعام: ۱۴۱) زرعی پیداوار میں زکوٰۃ ادا کرنے کو عشر کہا جاتا ہے۔

عشر ادا کرنے کا طریقہ

جو زمین نہروں اور آسمانی بارش کے ذریعے سے سیراب ہوتی ہے اس میں سے دسواں حصہ نکالا جائے گا اور جس زمین کو جانوروں، نیوب ویل (وغیرہ) کے ذریعے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں سے بیسواں حصہ ہے۔ (صحیح مسلم: ۹۸۱)

ایک حدیث میں ہے کہ ”وہ زمین جو آسمان یا چشمے سے سیراب ہوتی ہے یا وہ خود نمی کی وجہ سے سیراب ہو جاتی ہے تو اس کی پیداوار میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہے اس کی پیداوار میں سے بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔“ (صحیح بخاری: ۱۸۳۳) یاد رہے کہ وہ زمینیں جن کو ایسا پانی دیا جاتا ہے جو مشقت سے حاصل ہوتا ہے یا جس پر بل وغیرہ ادا کیا جاتا ہے اس میں سے بھی بیسواں حصہ ہے اور نہری پانی بھی اسی میں سے ہے کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے اس پر سالانہ ٹیکس لاگو ہوتا ہے، ایسی فصل کی پیداوار پر بیسواں حصہ زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

لیکن جو زمینیں قدرتی ذرائع سے سیراب ہوتی ہیں مثلاً چشمہ، بارش وغیرہ یا جس پانی کے حاصل کرنے پر

جناب ابن بشیر امینوی

سات تولے ہی بنتا ہے۔ مگر بعض علماء کے نزدیک سونے کا نصاب ستر گرام مانا گیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک بیس دینار ستر گرام بنتا ہے۔

موجودہ دور میں چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے (چھ سو بارہ گرام) بنتا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک دو سو درہم چار سو ساٹھ گرام مانا گیا ہے، کیونکہ ان کے چاندی کا نصاب الگ الگ ہے۔ زیورات میں بھی زکوٰۃ ہے۔ (ابوداؤد: ۱۵۶۳، وسندہ حسن، ترمذی: ۶۳۷ من طریق آخر) یہ زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا ہوگی۔

مال تجارت میں زکوٰۃ

تجارت کے مال میں زکوٰۃ لازم ہے، امام بخاریؒ باب قائم کرتے ہیں: ”محنت اور تجارت کے مال میں زکوٰۃ ادا کرنا“ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی سے خرچ کرو۔“ (البقرہ: ۲۶۷، صحیح بخاری قبل حدیث: ۱۴۳۵)

امام ابن المذہبؒ فرماتے ہیں: ”اجماع ہے کہ مال تجارت میں سال گزر جانے پر زکوٰۃ فرض ہے۔“ (کتاب الاجماع: ص ۳۶)

نیز ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ ضروری ہے، خواہ فروٹ، سبزیاں، گائیاں اور شوروم وغیرہ ہوں نیز ہر قسم کے جانور جس کی تجارت کی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مال تجارت سے زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

نقد رقم کی گنتی کی جائے پھر ہر قسم کے سامان تجارت کی قیمت کا اندازہ کر کے دوؤں کو ایک جگہ جمع کر لے، اگر کسی سے قرض لینا ہے اور اس سے ملنے کی امید بھی ہے، اسے بھی موجودہ رقم میں جمع کر لے پھر جتنا کسی کو قرض دینا ہے وہ الگ کر لے، اب جو رقم باقی بچی ہے، اس میں سے اڑھائی فی صد کے حساب سے (چالیسواں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ (توبہ: ۱۰۳)

”(اے پیغمبر!) آپ ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کریں تاکہ آپ انہیں پاک کر دیں۔“

زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کے گلے کا بار ہوگا، وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔“ (صحیح بخاری: ۱۴۰۳)

سونے اور چاندی میں زکوٰۃ

امام ابن المذہبؒ فرماتے ہیں کہ ”اجماع ہے کہ بیس مثقال سونے پر جس کی قیمت دو سو درہم ہے زکوٰۃ فرض ہے۔ اجماع ہے کہ بیس مثقال سے کم سونے پر جس کی قیمت دو سو درہم سے کم ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اجماع ہے کہ سونا، چاندی کے نامعلوم خزانے دستیاب ہونے پر پانچواں حصہ زکوٰۃ (ادا کرنا ضروری) ہے، مسئلہ سابق کا لحاظ کرتے ہوئے۔“ (کتاب الاجماع ص ۳۴-۳۵)

سونے کا نصاب بیس دینار ہے، اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے سال کا گزرنہ بھی شرط ہے، ورنہ اس پر زکوٰۃ نہیں۔ (موطا امام مالک ۲۳۶/۱ عن ابن عمر بن قولہ وسندہ صحیح)

اس میں اڑھائی فی صد کے حساب سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے، اس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (بخاری: ۱۴۳۷، مسلم: ۹۷۹)

چاندی میں بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ (بخاری: ۱۴۵۴) موجودہ دور میں سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے (ستاسی گرام) بنتا ہے کیونکہ بیس دینار ساڑھے

قرآن کریم کو سکولوں کے نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ خوش آئند ہے

بریفورڈ (اوصاف نیوز) قرآن کریم کو سکولوں کے نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے ملک میں حقیقی تبدیلی آنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے حکومت کا یہ اقدام قومی اسکولوں کے عین مطابق ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی سیکرٹری اطلاعات مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے اپنے ایک بیان میں وفاقی وزیر تعلیم کی اس تجویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا کہ پہلی جماعت سے بارہویں تک سکول و کالج میں قرآن کی تعلیم لازمی قرار دی جائے اور پہلی سے چھٹی جماعت تک ناظرہ جبکہ چھٹی سے دسویں جماعت تک واقعات سے متعلق سورتیں پڑھانے اور دسویں سے بارہویں جماعت تک احکامات پر مبنی سورتیں پڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ قرآن پاک کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ مولانا عبدالاعلیٰ نے کہا زبانی جمع خرچ بہت ہو چکا اب عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ فہم قرآن سے نسل نو کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوگا مسٹر اور ملا کا فرق ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ مولانا عبدالاعلیٰ نے کہا روحانی و مادی ترقی کا راز فہم قرآن سے وابستہ ہے حکومت کا یہ فیصلہ اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا سابقہ دور میں مشرف نے قرآن کی بعض سورتوں کو نکال کر مغرب کو یہ نہ تاک تاثر دینے کی ناکام کوشش کی تھی کہ قرآن دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسی طرح سیرت رسول اور عظمت خلافت راشدہ اور اسوہ صحابہ سے متعلق مضامین کی جگہ غیر مسلم لوگوں کی بے فائدہ کہانیوں کو نصاب کا حصہ بنادیا گیا۔ جو نہایت ہی آتش فشاں بات تھی۔ وزارت تعلیم کو چاہیے کہ وہ تعلیمی نصاب کو قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب کرے جس سے بچوں پر ابتداء ہی سے اچھا تاثر نقش ہو سکے۔ مولانا عبدالاعلیٰ نے کہا تمام مدارس و تعلیمی اداروں کا بنیادی نصاب ایک ہی ہونا چاہیے جس میں بعض سورتوں اور احادیث رسول اقدس کا حفظ مشترک ہو جب بچے بڑھ جائیں تو وہ کوئی بھی شعبہ منتخب کر لیں لیکن بنیادی تعلیم و تربیت ایک ہی ہو۔ نصاب تعلیم کی طرح ہمیں اپنی مادی زبان اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے جس کا پچھلے سال عدلیہ نے حکم بھی دے رکھا ہے یہ ہیں کرنے کے کام جن سے ہمارا معاشرے کی صحیح تربیت ہو سکتی ہے۔

اخراجات کا ذمہ دار باپ ہے انہیں بھی ادا نہیں کرے گا۔
(کتاب الاجماع: ۱۱۹)

بیوی خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے

رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ تشریف لے گئے پھر (نماز کے بعد) لوگوں کو وعظ فرمایا اور صدقہ کا حکم دیا پھر آپ نے فرمایا: لوگو! صدقہ کرو، پھر آپ عورتوں کی طرف گئے اور ان سے بھی یہی فرمایا کہ عورتو! صدقہ دو کہ میں نے جہنم میں بکثرت تمہیں دیکھا ہے۔

سیدہ زینبؓ، سیدنا ابن مسعودؓ کی بیوی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لائیں، اجازت ملنے پر رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے صدقہ کا حکم دیا تھا اور میرے پاس بھی کچھ زیور ہے جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی مگر (میرے شوہر) ابن مسعودؓ کا یہ خیال ہے کہ وہ اور ان کی اولاد اس صدقہ کے ان (مساکین) سے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن مسعودؓ نے ٹھیک کہا ہے، تیرا شوہر اور اس کی اولاد تیرے صدقے کی زیادہ مستحق ہے۔“ (صحیح بخاری: ۱۳۶۲)

بیوی اس مال سے خاوند کو صدقہ یا زکوٰۃ دے گی جو اس کی اپنی جائیداد اور ملکیت میں ہے۔

قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ و صدقات دینا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس کے اہل و عیال میں سے نہ ہوں۔ (ابن ابی شیبہ ۳/۱۹۲، ۱۰۵۳۶، عن عطاء بن ابی رباح و سندہ صحیح) واضح رہے کہ قریبی رشتہ داروں کو صدقہ و خیرات دینا دوسرے اجزائے سبب ہے۔ (صحیح بخاری: ۱۳۶۶، ۱۳۶۷)

بنو ہاشم اور بنو مطلب پر زکوٰۃ حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”صدقہ (زکوٰۃ) آل محمد کے لئے جائز نہیں، یہ تو لوگوں کے مال کی میل کچیل ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۰۷۲) ایک روایت میں ہے: ”یہ محمد ﷺ کی آل کے لئے حلال نہیں۔“ (صحیح مسلم: ۱۰۷۲)

خاوند اپنی بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا

امام ابن المنذرؒ فرماتے ہیں: ”اجماع ہے کہ شوہر بیوی کو مالی زکوٰۃ نہیں دے سکتا، کیونکہ اس کے اخراجات شوہر کے ذمہ ہیں۔ شوہر کی تو نگری و بے نیازی بیوی کی تو نگری و بے نیازی ہے۔ (کتاب الاجماع رقم: ۱۲۰)

اولاد والدین کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی

امام ابن المنذرؒ فرماتے ہیں: ”اجماع ہے کہ زکوٰۃ والدین کو نہیں دی جائے گی، نیز اولاد میں سے جن کے

مشقت نہ ہوئی ہو یا اس پر بل بھی لاگو نہ آتا ہو تو اس زمین کی پیداوار پر دسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ یہ اکثریت پر محمول ہے یعنی اگر چشموں سے سیراب ہونے والی زمین کو کبھی بکھار ٹیوب ویل وغیرہ کا پانی بھی لگا دیا جائے تو اس میں دسواں حصہ ہی ہے۔ اسی طرح ٹیوب ویل کے ذریعے سے سیراب ہونے والی زمین کبھی بکھار چشموں وغیرہ سے سیراب ہو جائے تو اس پر بیسواں حصہ ہی ہے۔

تصبیہ: فصل کتنے ہی اس کی زکوٰۃ (عشر) نکالی جائے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ** اور کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔ (الانعام: ۱۴۱)

شہد میں دسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ بنو نضعان کے بلالؓ، رسول اللہ ﷺ کے پاس شہد کا دسواں حصہ لے کر آئے۔..... الخ (سنن ابی داؤد، ۱۶۰۰، وسندہ حسن)

اگر جاہلیت کے زمانے کا زمین میں مدفون خزانہ ملے تو اس پر بھی بطور زکوٰۃ پانچواں حصہ دینا ضروری ہے، خواہ اس کے حاصل کرنے پر کوئی مشقت نہ اٹھائی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”رکاز (دھننے) میں پانچواں حصہ لیا جائے گا۔“ (صحیح بخاری: ۱۳۹۹، صحیح مسلم: ۱۷۱۰)

تصبیہ: یاد رہے کہ اس میں سال اور نصاب کی کوئی شرط نہیں۔ دیکھیے صحیح بخاری (قبل ح ۱۳۹۹) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ”جمہور علماء کا اسی بات پر اتفاق ہے کہ (رکاز میں) سال کا عرصہ گزرنے کی شرط نہیں لگائی جائے گی بلکہ فی الوقت پانچواں حصہ نکالنا واجب ہے۔“ (فتح الباری: ۳/۳۶۵)

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”صدقات صرف ① فقیروں کے لئے، ② مسکینوں کے لئے، ③ اور ان کے دلوں میں الفت ڈالنا والوں کیلئے، ④ اور ان کے لئے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو۔ ⑤ گردن چھڑانے (غلام آزاد کرنے) میں، ⑥ قرض داروں کے لئے، ⑦ اور اللہ کی راہ میں، ⑧ اور راستے پر چلنے والے مسافروں کے لئے فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔ (التوبہ: ۶۰)

فائدہ: ان آٹھ قسموں میں سے کسی ایک کو صدقہ دیا جا سکتا ہے، دلیل وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”زکوٰۃ ان کے انشاء سے وصول کی جائے گی اور ان کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: ۱۳۹۵، صحیح مسلم: ۱۹)

رمضان اور صبر

جناب مولانا محمد امجد علی صاحب

رمضان کریم کے مبارک مہینے میں ہمیں اپنے اندر جو تہذیبیاں لاتیں ان میں سے ایک اپنے آپ میں صبر کی صفت پیدا کرنا بھی ہے۔ صبر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ہے۔ یہی نعمت ہے۔ مؤمن صبر کے ذریعے ہی اپنی مشکلات اور پریشانیوں پر قابو پاتا ہے اور اپنے رب سے اجر و ثواب پاتا ہے۔ صبر کرنے والوں کو اللہ رب العزت قیامت کے روز بے حساب اجر و ثواب دے گا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: [إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى] "قابل تعریف صبر وہ ہے جو صدمہ پہنچنے کے فوراً بعد کیا جائے۔" بعد ازاں تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صبر آتی جاتا ہے۔ ہم میں کون ہے جس کو یہ دعویٰ ہو کہ وہ کبھی کسی پریشانی یا مصیبت سے دوچار نہیں ہوا۔ قریبی عزیز، رشتہ دار ہمارے سامنے وفات پاتے ہیں۔ ان کی وفات پر جزع فزع کرنا، واویلا کرنا، کپڑے پھاڑنا، بیٹھ کرنا، جاہلیت کی سی باتیں کرنا اسلام نے ان تمام چیزوں سے تنبیہ کی ہے۔ صبر کیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ خود کائنات کی سب سے زیادہ صابر اور شاکر شخصیت تھے۔ آپ ﷺ کو بہت زیادہ ستایا گیا، پریشان کیا گیا، گھر کے باہر کانٹے بچھائے گئے، گالیاں دی گئیں، مگر آپ ﷺ نے خود بھی صبر کیا اور امت کو بھی مصائب اور پریشانیوں پر صبر کرنے کی تلقین فرمائی۔

قرآن کریم نے اہل ایمان کو مشکل اور آڑے وقت میں صبر اور نماز سے مدد لینے کی تلقین فرمائی ہے۔ صبر سے انسان بہت سی مشکلات پر قابو پا لیتا ہے۔ صابر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی اعانت اور توفیق نصیب ہوتی ہے۔ بچپن میں ہم سنا اور پڑھا کرتے تھے اور یقیناً آپ نے بھی پڑھا ہوگا کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں عمرہ بن شداد بڑا بہادر اور شجاع گزرا ہے۔ یہ سعودی عرب میں القصیم کے مشہور شہر بربہ کے مقام کارہنے والا تھا۔ اس کی وفات اللہ کے رسول

ﷺ کی بعثت سے کچھ ہی پہلے ہوئی تھی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہاری بہادری اور شجاعت کا راز کیا ہے کہ تم ہمیشہ لوگوں کو مغلوب کر لیتے ہو؟ عمرہ کہنے لگا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ لوگوں کو مغلوب کیسے کیا جاتا ہے۔ ایسا کرو کہ تم اپنی انگلی میرے منہ میں دے دو اور میں اپنی انگلی تمہارے منہ میں دیتا ہوں۔ پھر ہم دونوں ایک دوسرے کی انگلی کو زور سے کاٹیں گے۔ جب عمرہ نے اس کی انگلی کو کاٹا تو اس نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ ادھر یہ شخص بھی عمرہ کی انگلی کو زور زور سے کاٹ رہا ہے مگر عمرہ پر کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا۔ عمرہ نے اس شخص کی انگلی کو اپنے منہ سے نکالا اور کہنے لگا: ساتھی! دیکھو ہم دونوں نے ایک دوسرے کی انگلی کو خوب زور سے کاٹا۔ تمہیں درد ہوا تو تم نے چیخنا اور چلنا شروع کر دیا۔ درد تو مجھے بھی ہوا، مگر میں نے صبر کیا۔ سنو! بہادر لوگ اسی طرح صبر و تحمل سے غالب آتے ہیں۔

قارئین کرام! مصائب، حوادث اور پریشانیوں میں سوائے صبر کرنے کے کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ہو کر رہنا ہے۔ ہم اپنے رب کے مملوک اور اس کے غلام ہیں۔ اس مالک کا حق ہے کہ وہ جیسے چاہے اپنے غلاموں کے ساتھ سلوک کرے۔ بعض اوقات ہم نہیں جانتے کہ ہمارے اوپر گزرنے والی آزمائش کے پیچھے ہمارے لیے کتنی خیر و بھلائی ہے۔

آئیے! میں آپ کو ایک بڑا ہی عجیب و غریب اور عبرت انگیز واقعہ سناتا ہوں۔ میڈیکل کالج کے کچھ طالب علم اپنے کالج کے باہر کھڑے خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ اچانک ایک گاڑی بڑی تیزی سے آئی اور اس نے درمیان میں کھڑے لڑکے کو ٹکرا مار دی۔ باقی لڑکے بال بال بچ گئے۔ جس لڑکے کو چوٹ لگی تھی اسے فوراً ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ چونکہ وہ میڈیکل سٹوڈنٹ تھا اس لیے ہسپتال میں اس کے ساتھی بھی پہنچ گئے۔ فوری طور پر بلڈ

ٹیسٹ کے لیے خون کے نمونے لیے گئے۔ علاج شروع ہوا۔ ایکس رے رپورٹ آگئی۔ ڈاکٹر نے اس کو بتایا کہ آپ کے گردے کو سخت چوٹ لگی ہے۔ اس میں سے خون رس رہا ہے۔ اگر اس گردے کو فوری نہ نکالا گیا تو آپ کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ میں آپ سے فیصلہ لینے آیا ہوں۔ وقت کم ہے آپ کو فوراً فیصلہ کرنا ہوگا۔ اس سٹوڈنٹ کے پاس موافقت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ فوری طور پر آپریشن ہوا اور گردے کو نکال کر لیبارٹری میں بھجوا دیا گیا۔ دو تین دن گزرے سٹوڈنٹ ابھی تک اپنے بند پڑ ہی تھا کہ وہ ڈاکٹر جس نے لڑکے کا آپریشن کیا تھا، مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا۔ ڈاکٹر نے کہا: کیا تم نے کبھی قضا و قدر کے بارے میں سنا ہے؟ سٹوڈنٹ کہنے لگا: یہ تو درست ہے، ہم قضا و قدر پر یقین رکھتے ہیں، مگر میرا نقصان تو بہت زیادہ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر کہنے لگا: میں نے بھی تمہاری طرح قضا و قدر کے بارے میں سن رکھا تھا، مگر جب میں نے تمہارا معاملہ دیکھا تو مجھے قضا و قدر پر اور زیادہ یقین ہو گیا ہے۔ پھر اس نے لڑکے کو بتایا: جب ہم نے تمہارا گردہ نکالا تو اسے لیبارٹری میں بھجوا دیا۔ جب اسے ٹیسٹ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ گردے میں کینسر کا آغاز ہو چکا ہے۔ میڈیکل میں اس قسم کے کینسر کا علم کافی عرصے بعد ہوتا ہے۔ اس وقت علاج ناممکن ہوتا ہے اور مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ تم نہایت خوش قسمت ہو کہ گردے کے کینسر کا بالکل ابتدائی سٹیج پر علم ہو گیا اور تمہیں کینسر زدہ گردے سے نجات مل گئی۔ دیکھو بیٹا! گاڑی نے تمہیں اسی جگہ ٹکرا ماری جہاں پر کینسر تھا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندگی دینا چاہتا تھا۔ بلاشبہ! یہ قضا و قدر تھی کہ تم لوگ اس بلڈنگ کے نیچے اکٹھے ہوئے اور پھر گاڑی نے اتنے سارے لڑکوں میں سے صرف تمہی کو اختیار کیا۔ یاد رکھو کہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کے ساتھ ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔

امام مدائنی کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ صحرا میں سفر کر رہا تھا۔ باد یہ میں ایک عورت کو دیکھا کہ بڑی سعادت والی اور پر مسرت زندگی بسر کر رہی ہے۔ کہتے ہیں: بے اختیار میرے منہ سے نکلا: تمہاری بود و باش سے لگ رہا ہے کہ تم اپنی زندگی سے بڑی مطمئن ہو۔ بڑی خوشیوں اور سعادتوں بھری زندگی بسر کر رہی ہو۔ کہنے لگی: ہرگز نہیں،

پھر اس نے بڑی عجیب بات کہی۔ کہنے لگی: میرے رب! تو نے جو حکم دیا وہ میں بجالائی ہوں۔ میں نے صبر کیا ہے۔ [فَأَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي] میرے رب! جو تو نے وعدہ کیا ہے اب اسے پورا فرما۔“

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْغَاسِقِينَ﴾ ”صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرو۔ صبر اور نماز کا فریضہ بڑا مشکل اور بھاری ہے، مگر جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے نہیں۔“

دین پر چلنا اتنا آسان نہیں۔ جب انسان دین پر چلے گا تو اسے قدم قدم پر لوگوں کی باتیں سننا پڑیں گی اور استہزاء کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لیے جو کامیاب لوگ ہیں ان کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالْقَصْرِ﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ”زمانے کی قسم! انسان سراسر خسارے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور وہ حق کی وصیت اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: [وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ] ”صبر روشنی ہے۔“ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: [وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ] اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے: [إِنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ] ”صبر کی ایمان میں وہی حیثیت ہے جو جسم میں سر کی ہے۔“ پھر انہوں نے اپنی آواز بلند کرتے ہوئے فرمایا: [أَلَا إِنَّهُ لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ] ”خبردار! جس کے پاس صبر نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔“

صبر کیا ہوتا ہے؟ صبر اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری پر روک کر رکھنے کا نام ہے۔ معصیت اور گناہ سے رک جانے کا نام صبر ہے۔ بغیر کسی شکوہ شکایت کے اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر راضی ہو جانے کو صبر کہتے ہیں۔ اب ایک شخص تقدیر الہی کے شکوے بھی کر رہا ہے، روتا ہے، پیٹتا ہے، واویلا کرتا ہے اور پھر کہتا ہے: میں تو صابر ہوں؟

اللہ کے رسول ﷺ ایک مرتبہ قبرستان سے گزر رہے تھے۔ ایک عورت کو دیکھا وہ قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ ارشاد فرمایا: [إِنِّي اللَّهُ وَأَصْبِرِي] ”اللہ سے ڈر

دی۔ اس نے خیمے کے جھروکے سے کسی آنے والے کو دیکھا اور کہنے لگی: آنے والے کی خیر ہو! کوئی اچھی خبر لے کر آئے!! اونٹ تو میرے بیٹے کا ہے، مگر اس پر سوار میرا بیٹا نہیں۔ سوار خیمے کے پاس اترا اور کہنے لگا: ام عقیل! [عَظَّمَ اللَّهُ أَجْرَكَ فِي عَقِيلٍ] ”اللہ تعالیٰ عقیل کے حوالے سے تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔“ کہنے لگی: تیرا ناس ہو! کیا میرا بیٹا عقیل فوت ہو گیا ہے؟ جواب ملا: ہاں۔ اس نے اگلا سوال کیا: اس کی موت کا سبب کیا بنا؟ کہنے لگی: اونٹ اس پر چڑھ دوڑے اور اسے کنویں میں گرادیا، جہاں وہ وفات پا گیا۔ کہنے لگی: آگے بروہو اور ان لوگوں کا حق زیادت ادا کرو۔ پھر اس نے ایک چھترا آگے بڑھایا۔ اس آدمی نے چھترا ذبح کیا۔ پھر اس کی کھال اتاری۔ ہم اسے منع کرتے رہے مگر اس نے جلدی جلدی گوشت پکایا اور سامنے رکھ دیا۔ ہمیں بھوک لگ رہی تھی، ہم کھانا بھی کھا رہے تھے اور اس عورت کے صبر پر تعجب بھی کر رہے تھے۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو اس عورت نے خوب پردہ کیا اور ہماری طرف بڑھی۔ کہنے لگی: تم میں کوئی قرآن کریم کی اچھی تلاوت کرنے والا ہے جو قرآن پڑھے اور مجھے سکون ملے۔ اٹھی کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اچھا قرآن پڑھتا ہوں۔ کہنے لگی: پھر قرآن کی تلاوت کرو۔ میں نے کہا: اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

”صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے! جب ان پر کوئی مصیبت یا پریشانی آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم خود بھی اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برسی ہیں اور ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔“ (البقرہ)

اس بدویہ صابرہ نے یہ الفاظ سنے تو کہنے لگی: [إِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللَّهِ هَكَذَا؟] ”کیا اللہ کی کتاب میں یہ الفاظ اسی طرح سے ہیں؟“ میں نے کہا: اللہ کی قسم! قرآن کریم میں اسی طرح ذکر ہوا ہے۔ تو اس نے ہمیں الوداع کرتے ہوئے السلام علیکم کہا۔ پھر اس نے قبلہ رخ ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور کہا: [إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، عِنْدَ اللَّهِ أَحْتَسِبُ عَقِيلًا] ”میں عقیل کے معاملے میں اپنے اللہ سے اجر و ثواب کی امید وار ہوں۔“

مجھے اتنے غم اور پریشانیاں آئی ہیں کہ عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پھر اس نے اپنا واقعہ یوں سنایا: میرے ساتھ میرا خاوند تھا اور اس سے میرے دو خوبصورت چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ عید الاضحیٰ کا دن آیا تو میرے خاوند نے بکرا ذبح کیا۔ میرے بیٹے کھیل رہے تھے۔ اگلے روز گھر میں کوئی نہ تھا۔ بڑا بیٹا چھوٹے بھائی سے کہنے لگا: آؤ! میں تمہیں بتاؤں کہ ہمارے باپ نے بکرا کیسے ذبح کیا! اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کو زمین پر لٹایا اور چھری سے ذبح کر دیا۔ جب اس نے خون دیکھا تو خوف کے مارے گھر سے بھاگا اور سامنے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں اس پر لومڑ نے حملہ کر دیا جس سے وہ فوت ہو گیا۔ باپ گھر آیا تو بیٹے کو پہاڑوں پر تلاش کرنے بھاگا۔ پہاڑوں پر وہ راستہ بھول گیا اور وہاں پر بھوکا پیاسا مجھے اکیلا چھوڑ کر وفات پا گیا۔ اب میں ہمیشہ کے لیے اکیلی ہوں۔ مدائنی کہتے ہیں: پھر یہ تمہارے صبر کی کیفیت کیا ہے؟ کہنے لگی: [لَوْ دَامَ لِي لَدُمْتُ لَهُ وَلَكِنَّهُ كَانَ جُرْحًا فَشَفِي] ”اگر وہ غم ہمیشہ رہتا تو میں بھی ہمیشہ ٹھیک رہتی، لیکن مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا وہ ایک زخم تھا جو ٹھیک ہو گیا۔“

قارئین کرام! مشہور شاعر ادیب اور عالم اسمعی بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک دوست صحراء کی طرف گئے، ہم راستہ بھول گئے۔ پریشانی کے عالم میں ہم ایک طرف چل دیے۔ دور سے ایک خیمہ نظر آیا تو ہماری جان میں جان آئی۔ وہاں پہنچے تو ہم نے خیمہ کے باہر کھڑے ہو کر زور سے ”السلام علیکم“ کہا۔ اندر سے ایک عورت کی آواز سنائی دی جس نے ”وعلیکم السلام“ کہا اور ہم سے پوچھا: تم لوگ کون ہو؟ ہم نے اپنا تعارف کرایا اور کہا: ہم راستہ بھول گئے ہیں بھوک بھی لگی ہے۔ اس نے کہا: تم لوگ اپنے چہرے دوسری طرف کر لو تا کہ میں حق زیادت ادا کر سکوں۔ ہم نے چہرے دوسری طرف پھیر لیے۔ اس خاتون نے ہماری طرف بڑی خوبصورت چٹائی بڑھائی اور کہا: اس پر بیٹھ جاؤ۔ تھوڑا سا انتظار کرو، میرا بیٹا آنے ہی والا ہے۔ ہم چٹائی بچھا کر اس پر بیٹھ گئے۔ خاتون تھوڑی دیر کے بعد بار بار خیمے کا کونہ اٹھا کر سامنے کی طرف دیکھنے لگی۔ ہمیں اندازہ ہو گیا کہ وہ اپنے بیٹے کی راہ تک رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی

(الاحزاب: ۵۹)

”اے نبی! اپنی ازواج (مطہرات) اپنی (عفت مآب) بیٹیوں اور مومنین کی خواتین سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔“

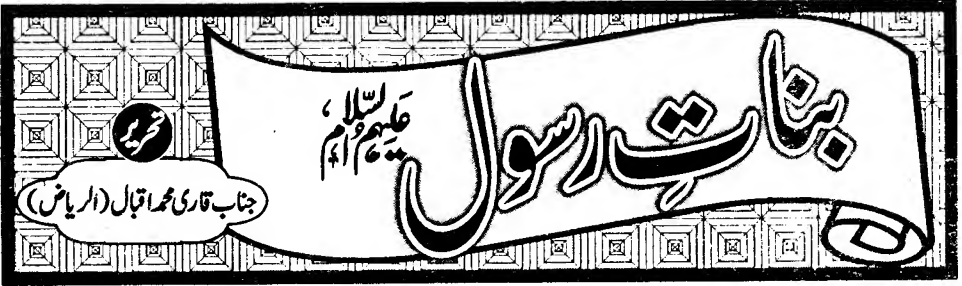
عربی لغت کی معمولی شد بدرکھنے والے احباب بھی جانتے ہیں کہ لغت عرب میں جمع کا صیغہ دو سے زیادہ تعداد کے لیے آتا ہے۔ اردو میں تو واحد کے معا بعد جمع کا صیغہ ہوتا ہے مگر عربی میں واحد کے بعد دو کے لیے تشبیہ کا صیغہ آتا ہے۔ تعداد دو سے زیادہ تو پھر جمع کا صیغہ آتا ہے۔ قرآنی آیت صاف بتلا رہی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیاں دو سے زیادہ تھیں۔ آپ ﷺ کے ہاں کل سات بچے تولد ہوئے جو سب کے سب سوائے ابراہیم کے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کی چار بیٹیاں حسب ذیل ہیں: (۱) زینب (۲) رقیہ (۳) ام کلثوم (۴) فاطمہ رضی اللہ عنہا جب کہ تین بیٹے اس طرح سے ہیں (۱) قاسم رضی اللہ عنہ جن کے ساتھ آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی (۲) عبد اللہ رضی اللہ عنہ جنہیں طاہر اور طیب بھی کہا جاتا ہے (۳) ابراہیم رضی اللہ عنہ جو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔

آپ ﷺ کے تمام بیٹے صغریٰ ہی میں وفات پا گئے تھے جبکہ بیٹیاں جوان ہوئیں ان کی شادیاں ہوئیں اور ان کے ہاں اولادیں بھی ہوئیں۔ آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس برس کی ہوئی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی شادی ہوئی۔ شادی کے پانچ برس بعد سیدہ زینب پیدا ہوئیں۔ ان کا نکاح ان کے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع سے ہوا۔ ہجرت کے دوران کفار نے ان پر حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا تھا۔ بعد میں اسی زخم کے اثر سے وہ وفات پا گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے زخمی ہونے پر بہت دکھ بھرے لہجے میں فرمایا:

[إِنَّهَا أَفْضَلُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ] (مستدرک الحاکم)

”یہ میری خاطر ستائی جانے والی میری سب سے افضل بیٹی ہے۔“

دوسری بیٹی سیدہ رقیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہما کی ولادت کے تین برس بعد پیدا ہوئیں۔ ان کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اس دنیا میں تشریف لائیں۔ ان دونوں بیٹیوں



حسن امین کا بے بنیاد دعویٰ اور اس کی اصل حقیقت:

راضی علماء کی ایک بہت بڑی اکثریت تو رسول اللہ ﷺ کی چار بیٹیوں کی معترف ہے۔ یہ تو عصر حاضر کا ایک راضی مؤلف حسن امین کہتا ہے:

لَذَكَرَ الْمُؤَرِّثُونَ أَنَّ لِلنَّبِيِّ أَرْبَعَ بَنَاتٍ، وَلَدَى التَّحْقِيقِ فِي نُصُوصِ التَّارِيخِيَّةِ لَمْ نَجِدْ دَلِيلًا عَلَى ثُبُوتِ بَنَوَاتٍ غَيْرَ زَهْرَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْهُنَّ، بَلِ الظَّاهِرُ أَنَّ الْبَنَاتِ الْأُخْرَيَاتِ كُنَّ بَنَاتِ خَدِيجَةَ مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ [دائرة المعارف الإسلامية الشيعية: 27/1]

”مورخین نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں مگر تاریخی عبارتوں کی تحقیق کے دوران ہمیں اس بات کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ملی کہ سوائے سیدہ زہراء علیہا السلام کے کوئی دوسری بیٹی آپ ﷺ کی بیٹی ہو۔ بلکہ ظاہر یہ ہے کہ زہراء رضی اللہ عنہا کے سوا دوسری بیٹیاں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے محمد ﷺ سے پہلے ہونے والے شوہر کی اولاد ہیں۔“

حسن امین کا یہ دعویٰ کس قدر بے بنیاد اور بے دلیل ہے اس کا اندازہ کرنے کے لیے علمائے حدیث و تاریخ کے درج ذیل بیانات ملاحظہ فرمائیں:

بنات اربعہ کے اثبات کے لیے قرآن کریم سے استدلال:

پڑے کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوْجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُكْنَيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾

عصر حاضر کے بہت سے افسوسناک اور اندوہناک فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ بعض لوگوں کی طرف سے نوجوان ذہنوں میں یہ شکوک و شبہات پیدا کیے جا رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صرف ایک ہی حقیقی بیٹی تھی اور ان کا نام نامی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ رہیں باقی تین بیٹیاں تو یہ آپ ﷺ کی حقیقی بیٹیاں نہیں بلکہ یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کسی پہلے شوہر کی اولاد ہیں۔ اس سے بڑھ کر اللہ کے رسول کی کوئی توہین ہو نہیں سکتی کہ آپ ﷺ کی حقیقی اولاد ہی کا انکار کر دیا جائے اور انہیں کسی اور باپ کی طرف منسوب کر دیا جائے۔ روافض تو اس ساری کہانی سے یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہونے نہ پائے۔ روافض چونکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا مخالف قرار دے چکے ہیں۔ اس لیے وہ نہیں چاہتے کہ انہیں آپ ﷺ کی ایک بھی بیٹی کا شوہر ہونے کا اعزاز حاصل ہو جائے۔ چہ جائیکہ انہیں یکے بعد دیگرے دو بنات رسول ﷺ کا شوہر ہونے کا اعزاز حاصل ہو جائے۔ ان فتنہ پردازوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ کی اولاد کا نہ صرف خود انکار کرتے ہیں بلکہ اہل سنت کے معصوم نوجوانوں کو درغلانے اور شکوک و شبہات میں مبتلا کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ اپنے مذہب کو ظاہر نہیں کرتے۔ سنیوں میں سنی بن کر رہتے ہیں اور لقیہ کے بدنام زمانہ نظریہ کی رو سے اپنا اصل عقیدہ چھپا کر رکھنے کو بہت مستحسن کام سمجھتے ہیں۔ آئندہ سطور میں ہم کتاب وسنت، محدثین عظام، مؤرخین کرام، اور مختلف مکاتب فکر کے اہل علم کے حوالوں سے یہ واضح کریں گے کہ رسول اللہ ﷺ کی چاروں بیٹیاں آپ کی حقیقی اولاد ہیں اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی والدہ مکرمہ ہیں۔ یہ ناقابل تردید حقائق ہیں۔ ہمارے قارئین کرام کو اس موضوع پر مکمل آگاہی حاصل ہونی چاہیے۔

لَهُ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ فَاسْمُ الطَّيِّبِ
وَالطَّاهِرِ وَأَسْمُهُمْ جَوِيْعًا خَبِيْعًا بَدَتْ خَوِيْلِدُ
بُنْ أَسَدٍ (الطبقات لابن سعد 1/ 85 تحت
ذكر اولاد رسول الله ﷺ وتسميتهما

”مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ نے ہاں جو بچہ
سب سے پہلے پیدا ہوا اس کا نام قائم تھا اور انی کے نام
پر آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم جاری ہوئی۔ پھر آپ کے
گھر میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی پھر سیدہ
رقیہ رضی اللہ عنہا پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور پھر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا
ہوئیں۔ پھر نبوت ملنے کے بعد آپ کے ہاں عبد اللہ پیدا
ہوئے جنہیں طیب و طاہر بھی کہا جاتا ہے۔ ان سب کی
والدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد ہیں۔

واضح رہے کہ مؤرخین اور سیرت نگاروں کے درمیان
اس امر پر معمولی اختلاف ہے کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ
فاطمہ رضی اللہ عنہا میں سے کون پہلے دنیا میں تشریف لائیں۔ اس
سے فرق نہیں پڑتا اکثریت کا یہی بیان ہے کہ پہلے سیدہ ام
کلثوم رضی اللہ عنہا اور پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا متولد ہوئیں۔

تیسری صدی کے مشہور عالم انساب احمد بن محبی
بلاذری نے اپنی تصنیف کتاب انساب الاشراف میں ایک
مستقل عنوان قائم کیا ہے: [لازواج رسول الله ﷺ
وولده] انہوں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کو ازواج
میں سب سے پہلے ذکر کیا ہے پھر ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ
سے ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد کو ترتیب سے ذکر کیا
ہے:

- ① سیدہ خدیجہ سے آنجناب کے صاحبزادے قاسم بن
رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔
- ② ان کے بعد رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا
متولد ہوئیں۔ یہ آنحضرت کی تمام صاحبزادیوں
میں سب سے بڑی تھیں۔ ان کا نکاح ابو العاص بن
رجیع سے ہوا جو ان کے خالہ زاد تھے۔ یعنی ہالہ بنت
خویلد بن اسد کے بیٹے تھے۔
- ③ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آنجناب کی صاحبزادی
رقیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔
- ④ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آنجناب کی صاحبزادی ام
کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔
- ⑤ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آنجناب کی صاحبزادی

عبارت میں اولاد نبی کریم ﷺ کو اس طرح ذکر کیا ہے:
امام الانبیاء رضی اللہ عنہ کے ہاں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لڑکے
سب سے پہلے قاسم متولد ہوئے یہ آپ کی اولاد میں
سب سے بڑے تھے۔ پھر صاحبزادی سیدہ زینب اس دنیا
میں تشریف لائیں۔ پھر ان کے بعد عبد اللہ پیدا ہوئے۔
ان کو طیب و طاہر بھی کہا جاتا تھا۔ یہ نبوت کے بعد پیدا
ہوئے اور صغریٰ میں ہی فوت ہو گئے۔ پھر صاحبزادی ام
کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔
بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے:

”پہلے کہ میں صاحبزادہ قاسم فوت ہوئے اور پھر
ان کے بعد عبد اللہ نے وفات پائی۔“ (رواہ الطبرانی
در جالہ ثقات مجمع الزوائد جلد 9 اولاد الرسول)

ہم نے صرف محدث پیشی کا حوالہ دینے پر اکتفاء کیا
ہے ورنہ متفرق طور پر آپ ﷺ کی اولاد کا تذکرہ بے شمار
مقامات پر کتب حدیث میں جا بجا موجود ہے۔

اولاد نبویؐ سیرت نگاروں کے نزدیک:

سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی اولاد کی
تفصیل مشہور سیرت نگار علامہ ابن ہشام نے سیرت نبویہ
میں ایک مستقل عنوان کے تحت ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ کی تمام اولاد سوائے ابراہیم کے
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی۔ سب سے پہلے
قاسم (انہی کے نام سے آپ ﷺ کی کنیت
ابو القاسم جاری ہوئی) پھر طیب و طاہر اور پھر زینب
رقیہ ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ (السیرة
النبویہ 1/ 190: تحت حدیث اولاد النبی)

علمائے انساب کے نزدیک اولاد نبویؐ:

آپ کی معلومات میں اضافے کے لیے عرض ہے
کہ علمائے انساب اپنی تصانیف میں قبیلوں کے نسب بیان
کرتے ہیں۔ وہ ان کی اولاد کے جو شجرے بیان کرتے
ہیں یہ سب کچھ فن تاریخ کے حساب سے بیان کیا جاتا
ہے۔ نسب کی ان تفصیل میں کسی فرقے یا گروہ کے مذہبی
رجحانات کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ طبقات ابن سعد میں
علامہ ابن سعد یوں رقمطراز ہیں:

[كَانَ أَوَّلُ مَنْ وُلِدَ لِرَسُولِ اللَّهِ، بِمَجَّةَ قَبْلَ
الْثُبَّةِ الْقَاسِمُ وَبِهِ كَانَ يُكْنَى ثُمَّ وُلِدَ لَهُ
زَيْنَبُ ثُمَّ رُقِيَّةُ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ أُمُّ كُلْثُومٍ ثُمَّ وُلِدَ

کے رشتے بچپن ہی میں ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ
سے ملے ہو گئے تھے۔ ان کے نکاح ہوئے تھے مگر رخصتی
نہیں ہوئی تھی۔

پہلے شوہروں سے سیدہ خدیجہؓ کی اولاد:

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی سے پہلے سیدہ کی
دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ ان کے ایک خاوند کا نام ہند بن
نباش بن زرارہ تھا جو ابوالہب کی کنیت سے مشہور تھے۔ ان
سے سیدہ کے ہاں دو بچے پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا ہند بن
ابی ہالہ اور ایک لڑکی ہند بنت ابی ہالہ تھی۔ جب پہلا شوہر
وفات پا گیا تو سیدہ کا نکاح دوسرے شوہر کے ساتھ ہوا
جس کا نام عقیق بن عائد مخزومی تھا۔ اس سے ایک لڑکی
پیدا ہوئی۔ اس کا نام بھی ہند تھا۔ اب اس زمانے میں کچھ
لوگ پیدا ہوتے ہیں اور یہ باطل دعویٰ سامنے لے آتے
ہیں کہ صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی حقیقی دختر
ہیں اور باقی تین بیٹیاں پہلے شوہروں کی اولاد ہیں۔ یہ
بے دلیل اور بے بنیاد دعویٰ اللہ کے رسول ﷺ کی سخت
توہین اور گستاخی ہے۔

محترم قارئین! اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ یہ جو
تمہاری اولاد ہے یہ تمہاری نہیں بلکہ کسی اور کی ہے تو
بتائیے اسے کتنی تکلیف اور اذیت پہنچے گی۔ یہ اذیت اللہ
کے رسول ﷺ کو دینا کتنا بوجرم ہے؟ آئیے دیکھتے ہیں
کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مقدس میں کیا
فرماتا ہے:

[إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِمًّا] (الاحزاب)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت
دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت
کردی اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب
تیار کر رکھا ہے۔“

مگر ایسے لوگوں کو اللہ کا کوئی خوف نہیں کہ بلا ثبوت
ودلیل آپ ﷺ کی اولاد کو کسی اور شخص سے منسوب
کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

نبات رسولؐ محدثین کی نظر میں:

محدثین کرام نے اولاد رسول ﷺ کو مختلف
عناوین کے تحت بیان کیا ہے۔ محدث پیشی نے اپنی

فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

بلاذری نے یہاں ہر ایک کے احوال کی تفصیل دے دی ہے۔ (انساب الاشراف)

اولاد نبوی راضی علماء کی نظر میں:

سب سے پہلے روافض کی معتبر ترین کتاب اصول کافی سے یہ مسئلہ نقل کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب رافضیوں کے اصول اور بعد میں سے اول نمبر کی کتاب ہے اور اسے بقول روافض امام غائب کی تائید بھی حاصل ہے۔ تمام رافضی علماء و مجتہدین اس کتاب کی تصدیق و توثیق کرتے ہیں اور اس کی روایات و مندرجات کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے مصنف محمد یعقوب کلینی رازی نے کتاب الحجۃ باب مولد النبی ﷺ میں ذکر کیا ہے:

لَوَتَزَوَّجَ خَدِيجَةُ وَهُوَ ابْنُ بَضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً قَوْلَهُ لَه مِنْهَا قَبْلُ مَبْعُوهُ الْقَاسِمُ وَرُقِيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلثُومٍ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعُوثِ الطَّاهِرُ وَالطَّبُّ وَقَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ (اصول الكافي للكليني كتاب الحجۃ باب مولد النبی ﷺ)

آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت شادی کی جب آپ بیس برس سے کچھ زیادہ عمر کے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی جو اولاد پیدا ہوئی ان میں نبوت سے پہلے بیٹا قاسم بیٹیاں: رقیہ زینب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ بعثت کے بعد آپ کے ہاں طاہر طیب اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی پیدائش ہوئی۔

اصول کافی کی اس عبارت نے یہ مسئلہ واضح کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہیں چاروں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئیں اور یہ کسی پہلے شوہر سے نہیں تھیں۔

روافض کے قدیم و مشہور مؤرخ یعقوبی جو تیسری صدی ہجری میں گزرے ہیں تاریخ یعقوبی میں بیان کرتے ہیں کہ وہ اولاد جو رسول اللہ ﷺ کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں متولد ہوئی درج ذیل ہے:

لَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ وَلَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَقِيلَ: تَزَوَّجَ وَلَهُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَوُلِدَتْ لَهُ قَبْلُ أَنْ يُبْعَثَ

الْقَاسِمُ وَرُقِيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلثُومٍ وَبَعْدَ مَا بُعِثَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ الطَّبُّ وَالطَّاهِرُ لِأَنَّهُ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ وَقَاطِمَةُ (تاریخ یعقوبی)

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد سے اس وقت شادی کی جب آپ کی عمر مبارک پچیس برس تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر تیس برس تھی۔ آپ کے ہاں نبوت ملنے سے پہلے قاسم رقیہ زینب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے جو طاہر و طیب بھی کہلاتے ہیں اس لیے کہ وہ اسلام میں پیدا ہوئے۔ بعد از نبوت آپ کے ہاں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھی ولادت ہوئی۔

معروف رافضی مؤرخ یعقوبی کے بعد اب دیکھیے کہ دوسرے مشہور رافضی مؤرخ مسعودی اولاد رسول ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ وہ اپنی مشہور و معروف کتاب مروج الذهب میں رقمطراز ہیں:

وَكُلُّ أَوْلَادِهِ ﷺ مِنْ خَدِيجَةَ خَلَا إِبْرَاهِيمَ وَوُلِدَ لَهُ ﷺ الْقَاسِمُ وَبِهِ كَانَ يُكْنَى وَكَانَ أَكْبَرَ بَنِيهِ سِنًا وَرُقِيَّةُ وَأُمُّ كُلثُومٍ وَكَانَتَا تَحْتَ عُنْتَبَةٍ وَعُنْتَبَةُ ابْنَةُ أَبِي لَهَبٍ عَمُّو فَطَلَقَاهُمَا لِخَبَرٍ يَطُولُ ذِكْرُهُ فَتَزَوَّجَهُمَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ وَزَيْنَبُ وَكَانَ تَحْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعٍ ... الخ

آپ ﷺ کی تمام اولاد سوائے ابراہیم کے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے متولد ہوئی۔ آپ ﷺ کے ہاں سب سے پہلے قاسم پیدا ہوئے اور انہی کے نام کے ساتھ آپ کی کنیت تھی۔ یہ آپ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کے ہاں رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ ان دونوں کا نکاح آپ کے چچا ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور حتمیہ کے ساتھ ہوا تھا مگر ایک واقعے کی بنا پر جس کا ذکر طویل ہو جائے گا انہوں نے ان دونوں کو طلاق دے دی اور پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یکے بعد دیگرے ان سے شادی کی۔ آپ ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سیدنا ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں آخر روایت تک۔

کتب حدیث تاریخ اور اہل روافض کی مستند کتب میں اس قدر کثیر حوالہ جات ہیں کہ اس مختصر تحریر میں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ چیدہ چیدہ حوالے دے دیے گئے ہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی نہ مانے تو پھر یہ محض اس کی ہٹ دھرمی ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

آج کل کے رافضی علماء اپنے اجتماعات میں اہل سنت کے لوگوں کے ذہنوں میں یہ شبہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بیٹیاں بہت چھوٹی تھیں جب آپ کو نبوت ملی۔ تو اتنی چھوٹی عمر میں بچوں کی شادی کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی شادی کے پانچویں برس میں پیدا ہوئیں اور جب آپ کو نبوت ملی اس وقت وہ دس برس کی تھیں۔ اس وقت عربوں میں آٹھ نو سال کی لڑکیاں شادی کے قابل ہو جاتی تھیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جب آپ ﷺ سے شادی ہوئی تو ان کی عمر بھی نو برس تھی۔ آج بھی بعض افریقی ممالک میں جب لڑکی تیرہ برس کی ہو جاتی ہے تو وہ لوگ کہتے ہیں: اس کی شادی کی عمر گزر چکی ہے۔ جہاں تک سیدہ رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا معاملہ ہے تو ان کا ابولہب کے بیٹوں کے ساتھ اس وقت کے دستور کے مطابق نکاح ہوا تھا رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ جہاں تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو وہ پیدا ہی نبوت کے بعد ہوئی تھیں۔

وما علیہا إلا البلاغ

ASF کا اجلاس

29 مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر مرکزی دفتر راوی روڈ لاہور میں ASF پاکستان کا اہم اجلاس قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں مرکزی پنجاب اور KPK کے ذمہ داران شریک ہوئے۔ اجلاس میں یہ اہم فیصلے ہوئے۔ محمد احسان اللہ مجاہد کو سینئر نائب صدر ASF پاکستان اور محمد عبدالغنیظ یعقوب کو ڈپٹی جنرل سیکرٹری پاکستان نامزد کیا گیا۔ ASF پاکستان کے زیر اہتمام آل پاکستان طلبہ تقریری مقابلہ 6 ستمبر کو ہوگا۔ عنوان: ”ملکی عروج و زوال میں نصاب تعلیم کا کردار“ تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں۔ حافظ صفوان احمد فاروقی پریس سیکرٹری ASF پاکستان۔



دنیا میں موت و حیات کا سلسلہ ازل سے تا ابد جاری رہے گا۔ زندگانی کے اس گلشن میں یہ میلہ سجا ہوا ہے کوئی رونق افروز رہتا ہے تو کوئی اپنے حصے کا کردار ادا کر کے الوداع ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کافن اس قدر قابل دید ہوتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھنے کے لیے بارے دیگر تمنا کرتی ہیں۔ کان لذت سماع کے لیے پھر سے چاہت رکھتے ہیں۔ پر اس سحر آفریں شخص کا لوٹ آنا صرف اور صرف حسرت و یاس ہی ہوتی ہے۔ وہ جہن ویران کر جاتے ہیں۔ وہ بلبل کہیں دور گستاں میں مہمان ہو جاتے ہیں۔ جن کو حقیقت میں جنت الفردوس جیسی عظیم المثال رب کی رحمت کہا جاتا ہے۔ ہاں! باغ بہاراں میں ان کی خوشبو ہمیشہ مہکتی رہتی ہے۔

موت ایک ایسی عظیم حقیقت ہے کہ آج تک کوئی بھی اس کا انکار نہیں کر سکا خواہ وہ کسی مذہب کا ہو یا دہریہ ہی کیوں نہ ہو۔ موت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ قرآن ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ کہہ کر اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے۔ آہ! اس قہر الرجال کے زمانہ میں جس کو ہم [انتزاع العلم بقبض العلماء] کا زمانہ کہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ وارثان انبیاء و راسخون فی العلم علماء دنیائے فانی سے کوچ کر کے دار البقاء کو آباد کر رہے ہیں۔ اتنے قلیل عرصہ میں اتنے علمائے حق کے سانحہ ارتحالات ہوئے ہیں کہ ان کی خدمات کو ضبط تحریر میں لانے کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔ آزاد کشمیر کا شاداب خطہ یوں تو جنت ارضی [ہمیں است] بے نظیر ہے اور الحمد للہ اہل توحید اس خطہ میں دین اسلام کا پرچم تھامے اعلیٰ کلمۃ اللہ کی خاطر ہر میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ خواہ وہ تحریک حریت کشمیر ہو یا تبلیغ اسلام یا سیاسی و مذہبی فورم ہو ہر اسٹیج پر قائدانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان میں مولانا یونس اثری رحمۃ اللہ علیہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر جنہوں نے بطل حریت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی رہنمائی میں

سب سے پہلے آزاد کشمیر میں جمعیت کا نظم قائم کیا۔ پھر مولانا اثری کے صاحبزادے مولانا پروفیسر شہاب الدین مدنی اور ان کے رفقاء کی کاوشیں قابل تحسین ہیں۔

مولانا اثری مغل اقوام کی مشہور برادری ملد یال خاندان میں پیدا ہوئے جو گزشتہ پانچ پشتوں سے دین حق کی ترویج و اشاعت میں کوشاں ہے۔ مولانا کے پردادا ملا سید امیر اللہ اخوند جی شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست تھے اور جنگ بالا کوٹ میں شریک رہے۔ اسی نسبت سے اور مجاہدین اسلام سے تعاون کی وجہ سے اللہ نے بہت عزت دی۔ الحمد للہ! مولانا کے نانا مولانا سکندر خان عظیم محدث میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ مولانا اثری خود مولانا ثناء اللہ امرتسری اور بطل حریت مولانا سید داؤد غزنوی رحمہم اللہ کے شاگرد تھے۔ حضرت غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں مولانا اثری نے مظفر آباد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث قائم کی۔ آپ نے محنت شاقہ سے اہل حدیث کو جمع کیا اور تنکے چن چن کر آشیاں بنالیا۔

مذہب اور سیاست ہر دو میدانوں کے شہ سوار قرار پائے ملی یکجہتی اتحاد اور اتفاق وحدت و یگانگت کا عظیم المثال مظاہرہ کیا۔ جامعہ محمدیہ جیسا عظیم دینی ورثہ اہل کشمیر کو دیا، کشمیر و پاکستان کے سرکردہ سیاسی و مذہبی شخصیات سے برادرانہ تعلق تھا۔ خصوصاً مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان اور غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان جو بتدریج صدر و وزیر اعظم رہے ان سے گہرا تعلق قائم تھا۔ ان سیاسی شخصیات سے دین کا بہت کام لیا۔ (اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے)۔ آپ کے فرزند مولانا شہاب الدین مرحوم مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے۔ معروف دینی درسگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے بھی کسب فیض کیا۔ تحصیل علم کے لیے کچھ عرصہ مولانا یوسف کلکتوی مرحوم کے جامعہ بحر العلوم السعودیہ کراچی بھی رہے۔ دوران تعلیم

مدینہ یونیورسٹی میں آپ کے ساتھ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید انظہر شہید ڈاکٹر حافظ عبدالحمید ازہر اور سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار شتیق احمد خان یونیورسٹی فیلو رہے۔ آپ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر بنے اور پھر مولانا اثری کی وفات کے بعد جماعت کے امیر رہے۔ قائد ملت سلفیہ پروفیسر ساجد میر صاحب سے باہم اعتماد کا رشتہ ہمیشہ قائم و دائم رہا۔ امیر محترم کی مشاورت کی روشنی میں جماعتی امور سرانجام دیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ مدنی صاحب کی دعوت پر امیر محترم پروفیسر ساجد میر نے کشمیر کا دورہ بھی کیا۔ مدنی صاحب کشمیر کا زکوہ ہر فورم پر زبردست تحریکی دلائل سے پیش کرتے تھے۔ سیاسی طور پر وہ اپنے والد محترم کی طرح مسلم کانفرنس کے حلیف تھے کیونکہ یہ آپ کا قدیم خاندانی نظریاتی تعلق تھا۔ مسلم کانفرنس کے قیام کے وقت مظفر آباد میں جو پہلا جلسہ ہوا تھا سلطانی مسجد میں جس کے روح رواں معروف اسپیشلسٹ ڈاکٹر سجاد حیدر گیلانی صاحب کے والد محترم تھے۔ اس جلسہ کی صدارت میرے نانا اور مولانا مدنی مرحوم کے سر قاضی محمد سعید جن کو اہل کوئلہ مولوی صدر صاحب کہتے تھے انہوں نے کی اور اسی تعلق کو آج تک مولانا اثری اور ان کے جانشین نے قائم رکھا۔ مولانا مدنی سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر کے مشیر برائے مذہبی امور رہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل، علماء و مشائخ کونسل کے ممبر اور زکوٰۃ کونسل کے چیئرمین رہے۔

آپ جامعہ محمدیہ کے مہتمم بھی رہے۔ اپنے تیس سالہ دور تدریس میں حدیث کی ضخیم کتاب ترمذی شریف کا کافی عرصہ وسیع حلقہ احباب میں درس دیا۔ کوئٹی اور مظفر آباد میں پروفیسر تعینات رہے۔ دینی تعلیم سے محبت و شغف ہونے کی وجہ سے آپ نے مدرسہ کی تعلیم کو ترجیح دی اور کچھ عرصہ کے بعد اپنی اس ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ تاحیات مرکزی جامع مسجد محمدی مدینہ مارکیٹ میں ہر سال ماہ رمضان میں بعد نماز تراویح درس قرآن ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جہاں کثیر تعداد میں لوگ درس قرآن سننے کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ اخلاص للہیت و تقویٰ میں مثالی شخصیت تھے۔ انتہائی شریف النفس انسان تھے۔ غرباء مساکین اور طلبہ کے ساتھ تعاون کو عبادت سمجھتے تھے۔ ہر ماہ اپنی آمدنی کا آدھا حصہ فی سبیل اللہ

طلبہ بخساری کے نام!

تحریر: جناب محمد افضل (محکم جامعہ سلفیہ) فیصل آباد

آتی رتیں گی یاد ہمیشہ یہ صحتیں
ہوئیں اگر میں گے ہم تمہیں فصل بہار میں
دینی طلبہ محبت اساتذہ سے فیض یاب ہو کر تعلیم
و تربیت کے گوہر و جواہر سے مرصع ہو چکے ہیں۔ تدریس
کی مسندیں اور خطابت کے میدان ان کے منتظر ہیں۔
بری و بھری کون و مکان کی جمیع تخلیقات ان کے لیے دعا
گو ہیں۔ معاشرے کی نگاہیں ان کی طرف مرکوز ہیں۔
ایک جانب اسلام مخالف قوتیں ان کو باعث خطرہ گمان
کر رہی ہیں دوسری طرف افراد کا جم غفیر اپنے امور
حیات کی بطریق احسن اداہنگی کی تمنا لیے ان کی
رہنمائی کا بے تاب منتظر ہے۔ جبکہ یہ احباب اساتذہ کی
تمام قلبی چاہتوں کے باوجود اس مقصد عالی کی تکمیل کے
لیے اپنے مربی اور مادر علمی سے جدا ہو رہے ہیں۔

ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ سامنے آتی پر سورج پر
نور تھا۔ اوس موتیوں کی طرح چمک رہی تھی۔ گلاب کے
پھول بھی یہ رونق دیکھ کر خوشی سے کھل چکے تھے۔ کلیاں
مسکرا رہی تھیں۔ پرندے چہچہا رہے تھے۔ فصلیں لہلہا
رہی تھیں اور بادِ نسیم دل و دماغ کو معطر کرتی ہوئی گزرتی
جاری تھی۔ کیا خوب تھا یہ سہانا سامنظر۔

اب جدائی پر کلیوں کا تبسم بکھر چکا ہے ہر چیز دن
کی جدائی میں غمگین ہے۔ ہاں جدائی تو جدائی ہوتی ہے
جہاں بھی ہوا اپنے دامن میں بے قراری بے قراری لیے
ہوتی ہے۔ مسجد نبوی کا ایک خشک تنا زندگی کے آثار
نہیں مگر اس کو محبوب خدا کی جدائی نے یوں بے چین کر

دیا جیسے بچہ ماں کی جدا کی سے۔

انسان تو پھر انسان ہے جس میں احساسات کا ایک
تلاطم سمندر ہے جب جدائی کی موجیں پڑتی ہیں تو اس کی
ساکن لہروں میں یاد ماضی کا طوفان برپا ہو جاتا ہے۔
لیکن مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے
طلبہ کے لیے یہ لحاظ بھی عجیب ہوتے ہیں۔ ان امید
ویاس کے مخلوط جذبات کی وجہ سے ان کی آنکھیں پر
نم ہیں اور دوسری جانب ان کے مشفق و مربی اساتذہ
اور ہم جیسے طلبہ کے دل بھی فرقت کی وجہ سے نڈھال
اور آنکھیں چمک چمک رہی ہیں لیکن ہر آنے والے
کا جانا یقینی امر ہے۔ اسی قانون فطرت سے عاجز
آ کر ہمارے اپنے عزیز بھائیوں کو الوداع کرنے پر
مجبور ہیں۔

اے طالبین علوم نبوت الوداع

اے حاملین ورثہ نبوت الوداع

بس جام جدائی پی کر بجھڑ جانے والو! ہمارے
ساتھ اس چار دیواری میں حسین مناظر اور پر مسرت
لحاث کو گردش ایام کے ساتھ بھول نہ جانا۔ ہمیں بھی یاد
کر لینا چمن میں جب بہار آئے۔

چند لمحوں کی شراکت بھی غنیمت ہے کہ پھر
چند لمحوں میں یہ شیرازہ بکھر جائے گا
پھر اپنے خوابوں کو سمیٹیں گے یہ بچھڑنے والے
پھر کسے معلوم کہ کون کدھر جائے گا

.....

شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم کے لیے دعا صحت

○ گذشتہ دنوں شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم (جامعہ
سلفیہ فیصل آباد) کے دل کا بائیکاٹ آپریشن ہوا جو بحمد اللہ
کامیاب رہا۔ اور وہ ہسپتال سے گھر منتقل ہو گئے ہیں اور ان
کی طبیعت رو بصحت ہے تاہم قارئین کرام حافظ صاحب
موصوف کی صحت کا ملہ عاجلہ و نافعہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے
حضور اپنی خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ (ادارہ)

مرکز منہاج الاسلام میں شیوخ کی آمد

○ 15 مئی بروز اتوار مرکز منہاج الاسلام شی رحیم یار خاں میں
الحافظ محمد امین محمدی شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ نصر العلوم الاسلامیہ
عالم چوک گوجرانوالہ کی بوقت نماز فجر مرکز میں تشریف آوری
ہوئی ان کے ہمراہ مولانا حافظ قاری محمد سدید مولانا قاری محمد
اسامہ امین اور محسن جماعت جناب حاجی محمد سلیم صاحب (آف
گوجرانوالہ) بھی تشریف لائے۔ استاذ مکرم نے نماز فجر کی
امامت فرمائی اور بعد نماز فجر بڑا فضائلہ درس قرآن وحدیث
ارشاد فرمایا۔ بعد از ناشتہ قافلہ علماء کراچی کے لیے روانہ ہو گیا۔
یاد رہے کہ استاد محترم نے بعد نماز مغرب جامعہ ابی بکر اہل
حدیث کراچی میں تقریب بخاری میں درس ارشاد فرمایا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری: 0300-9679796

ASF باجوڑ ایجنسی کا اجلاس

○ گذشتہ دنوں بعد نماز ظہر مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل
حدیث یوتھ فورس باجوڑ کا مشترکہ اجلاس جامع مسجد اہل
حدیث لہڑی میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ ہوئے (۱) ہر ماہ
کی پہلی اتوار کو ماہانہ اجلاس ہوگا۔ (۲) ہر حلقہ اپنی کارگزاری
بیان کرے گا۔ (۳) تمام شرکاء سے صبح وشام کے اذکار اور
اشراق کے اداہنگی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔
(۴) شرکاء اجلاس میں قاری رحمت سید مولانا محمد ابراہیم
قاری محمد ریاض حبشید احمد سلفی، لقمان ہاشمی، عبید اللہ ڈاکٹر گل
قاری مصلح الدین اور دیگر شریک ہوئے۔

منہاج: شاکر اللہ باجوڑ وی امیر باجوڑ ایجنسی

توحید و سنت کانفرنس

○ رمضان کی اکیسویں رات بروز اتوار بعد نماز ترویج بمقام
مال چک نمبر 67، فیصل آباد توحید و سنت کانفرنس منعقد ہوگی۔
جناب عطاء الرحمن نائب مولانا عبدالقیل ربانی، خطیب 60
چک خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

الداعی: قاری عبدالستار قاسم: 0343-7398033

اعلان تقرری

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم ذیلی تنظیمات جناب ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے جمعیت اساتذہ پاکستان کے
لیے جناب پروفیسر شقیق اللہ عمر کو صدر پروفیسر عبدالرحمن شارق کو نائب صدر جناب پروفیسر عطاء الرحمن کو جنرل سیکرٹری اور جناب
طارق جاوید کو آفس سیکرٹری نامزد کیا۔ ان کی یہ تقرری ایک سال کے لیے ہے اس بات کا فیصلہ جمعیت اساتذہ پاکستان کے اجلاس
میں کیا گیا جو مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور منعقد ہوا۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یہ ذمہ داران دو ماہ کے اندر کاہنہ
مکمل کریں گے اس کے ساتھ ساتھ صوبائی اور ڈویژنل نظم قائم کر کے رپورٹ پیش کریں گے۔ والسلام!

منہاج: طارق جاوید آفس سیکرٹری جمعیت اساتذہ پاکستان

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع پاکپتن کا اجلاس

○ پچھلے دنوں جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث عارفانہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع پاکپتن کی کابینہ تحصیل امراء اور ناظمین کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر میں تبلیغی کام کو تیز کرنے اور پورے ضلع میں جماعتی تنظیم قائم کرنے پر زور دیا۔

○ پچھلے دنوں مولانا محمد امین آف پاکستان ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت موصوف کی صحت کا لگہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: رانا محمد افضل سلفی ناظم نشر و اشاعت ضلع پاکپتن

انا للہ وانا الیہ راجعون!

○ گذشتہ ہفتے قاری محمد نعیم احمد ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث حلقہ تھانہ تنگہ عالی کے والد محترم مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے (انا للہ وانا الیہ راجعون!) مرحوم صوم و صلوة کے پابند تھے ان کی نماز جنازہ پروفیسر سید جعفر حسین شاہ نے پڑھائی نماز جنازہ میں علماء کرام احباب جماعت اور سماجی و سیاسی کارکنوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطاء فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: مولانا سید محمد بلال طاہر امیر حلقہ تنگہ عالی گوجرانوالہ

ملک عبدالحفیظ کو صدمہ

○ ملک عبدالحفیظ ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل جڑانوالہ کی ہمشیرہ محترمہ گذشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ صوم و صلوة کی پابند انتہائی نیک خاتون تھیں مرحومہ کی نماز جنازہ میں اہل محلہ ورشتہ داروں کے علاوہ شہریوں کی بڑی تعداد سیاسی، سماجی، مذہبی اور ایجوکیشن پیشہ سے تعلق رکھنے والی معروف شخصیات سمیت مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد کے ناظم ڈاکٹر طارق عباس چوہدری، ناظم مالیات چوہدری حبیب اللہ عطار، تحصیل جڑانوالہ کے ناظم شعبہ خدمت خلق مولانا عبد الرحمن امین، ناظم تبلیغ مولانا عبید اللہ یزدانی و دیگر جماعتی احباب نے شرکت کی۔ جبکہ تعزیت کے لئے مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد کے امیر مولانا عبد الرشید حجازی، نائب امیر قاضی ریاض قدیر، وزیر اعلیٰ پنجاب کے معاون خصوصی رائے غلام حیدر

ضرورت رشتہ

نوجوان، خوبصورت ایسوی ایٹ انجینئر کے لیے بوجہ بے اولادی عقد ثانی کے لیے کنواری لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور ساہیوال کے درمیان رہائشی رابطہ کریں 0332/0345-7545119

○ پچھلے دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث راہنوالی کے ناظم مالیات چوہدری اصغر علی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم صوم و صلوة کے پابند اور بلند اخلاق کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین!)

میاں عبدالرشید سلفی پریس سیکرٹری راہنوالی گوجرانوالہ کینٹ

○ گذشتہ دنوں رائے محمد اسماعیل کھل کے والد محترم قضاے الہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ مولانا ساجد الرحمن ایم اے نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: قاری بلال شاد صدر AYF تحصیل مارفوالہ

کھل ایم پی اے، وفاقی پارلیمانی سیکرٹری چوہدری طلال ایم این اے کے علاوہ بہت سی شخصیات گھر تشریف لائیں، جماعتی احباب نے دور دراز سے فون کئے۔ نوٹ۔ ملک عبدالحفیظ نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت ضلع فیصل آباد

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر قصور کے امیر مولانا قاری محمد ابراہیم کاظم 9 جون کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! 11 جون کو مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل وزیر آباد کے امیر مولانا سید عبدالستار کلیم روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

شریک غم: صاحبزادہ مولانا عبد الغفار صدیقی، گجرات

احباب جماعت و اہل ذوق کے لئے



ترجمان الحدیث
محسن اہل حدیث
حضرت مولانا
محمد سجاد قریشی



رحمۃ اللہ علیہ
حیات و
خدمات

نمبر شائع ہو گیا ہے۔

تعداد محدود ہے لہذا اپنی کاپی آج ہی محفوظ فرمائیں

عام قیمت 300 روپے علاوہ ڈاک خرچ علماء و طلباء کے لئے خصوصی رعایت 200 روپے علاوہ ڈاک خرچ

0323-7602417

042-7244973

041-2641204

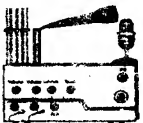
041-2624007

دفتر ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور۔ سرکر روڈ فیصل آباد

مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروہائیز محمد عثمان

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

الفتح ایسپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایسپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا کس چوک نزد دھنی کالج گوجرانوالہ

جنت میں گھر بنائیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی بنائے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر (الحديث)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (الحديث)

سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد میں مسجد اور مدرسہ کیلئے 23 مرلہ جگہ 12 لاکھ روپے میں خریدی ہے

الحمد للہ

2 لاکھ بیعانہ دیا ہے 10 لاکھ روپے بقایا ہیں

مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ زکوٰۃ، صدقہ، خیرات سے تعاون فرمائیں

0302-7002456
0345-7002456

رابطہ
نمبرز

اکاؤنٹ نمبر 11957900481303 شاہد علی ولد محمد اقبال

حبیب بینک سکھیکی برانچ

قاری شاہد اقبال صدر اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل پنڈی بھٹیاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائیٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804, 4226706-0300-6430029

0343-6007696

محمد یثبان ربانی

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

کولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (ریموڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، مارشنگ اور متعلقہ چیزیں پائرس اور مرمت کا کام تمہاری بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

ایمپورٹرز
جی ڈی ٹیاب ہیں۔

U.P.S

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام کی کاپی ہے

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پرسٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
اینڈ سائونڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

حافظ آباد چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

三才圖會

اللہ سبحانہ کے پیار و رضائے الہی کے متلاشیو

محمد رسول اللہ ﷺ سے اور مشہور محمدی ﷺ سے محبت رکھنے والو

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

قوله من اصابك من هذا

[illegible]

۱۲۲
 بابت مقدمہ عساکر العظیمین و دولت الاسلامیہ امثالہا علیہ السلام

30-40 جلدیں

آپ پیارے مہربان ان کو کھڑے صدقہ و خیرات سے

آپ تشریف لائے گئے ہیں
نواب علی التبرکاتی نے فرمایا ہے کہ

اسے قتل کیے کے آثار
آپ تشریف لائے گئے ہیں

میں مثالی عزم و وقیت ہوئی ہے اور

احمد علی محمد

الشاہد حضرت اور حضرت کی ہر نعمت میں کمال و بڑائی ہے

[illegible]

simgraphic@gmail.com 031-01320332 4599573045-519179



ہر جمعہ السباک کو صبح 8:30 بجے 11:30 بجے تک

عظیم الشان عطائے ناد و عطائے چاند میت
سالا دیم الشان عطائے ناد و عطائے چاند میت

سازمان ترویج صحیح بخاری شریف

۱۵ مهر ۱۳۸۷

مکتب اهدای علم به الیوم

سحری وافطار کی کئی بہت جامعہ کی طرف ہوگی۔ ارشد اللہ عزیز

ایک روز وہاں سے اور کھلائے گا

سید امین الدین
۳۰۰ روپے

[illegible]

جنتی خواتین کو خصوصی دعوت ہے

حصہ اول

سبحری و اطہاری کا انفرادی ہوتا ہے

۱۰۰

[illegible]

3301-4901628,0301-4622782,0304-0040304

اسٹیمپس، پوسٹ کارڈز اور دیگر تصاویر کی خرید و فروخت کے لیے
0321-6033203072-6969750345-4519174
asingraphic@gmail.com

داخلے کا آغاز
10 شوال 1437ھ

جامعہ تعلیمات اسلامیہ کا ایک اور اہم اقدام



میٹرک سائنس اور ایف ایس سی کا اجراء

جامعہ تعلیمات اسلامیہ کے امتیازات

- ★ دینی و عصری علوم ایک ساتھ
- ★ کمپیوٹر، آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے تعلیم
- ★ قرآن و سنت کی راہنمائی میں شخصیت سازی
- ★ عربی بول چال کا اہتمام
- ★ ہم نصابی سرگرمیاں
- ★ تعلیمی و تربیتی پروگرام
- ★ تقریری و تحریری مقابلے

مڈل پاس بچوں کو 7 سال میں ایم اے پاس عالمین بنائیں

پرائمری پاس بچوں کیلئے 3 سال میں مڈل اور حفظ القرآن الکریم

شرائط داخلہ

- ☆ بچے کا سکول سرٹیفکیٹ اپڈیشن سرٹیفکیٹ
- ☆ بچے کے ساتھ سرپرست کی مع اصل شناختی کارڈ تشریف آوری

- ☆ شعبہ تحفیز القرآن: پرائمری پاس
- ☆ شعبہ کتب: مڈل پاس

اہلیت
داخلہ

حیثیت سند

گورنمنٹ (HEC) سے منظور شدہ
ایم اے کے مساوی ڈگری
مدینہ یونیورسٹی جامعہ ام القری مکتہ المکرمۃ
اور جامعہ سعودیہ ریاض میں داخلہ کے مواقع

فری قیام ،
طعام و میڈیکل

دینی مدارس کے ساتھ
الحاق کا سلسلہ جاری ہے۔

نوٹ

فون: 041-8847 910-11

مدیر: 0321- 966 7350

جامعہ سٹریٹ (بالمقابل ستارہ ٹیکسٹائل) سرگودھا روڈ فیصل آباد

سپاس تعزیت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَيْنُ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾

احباب جماعت کی خدمت میں!..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گذشتہ چند ماہ کے مختصر وقفے میں میرے باپ جیسے شفیق دو بڑے بھائی بقضائے الہی انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

والد گرامی کی رحلت سے جس گھنے سائے سے ہم محروم ہوئے تھے اس کے لیے جہاں وقت مرہم بنا وہاں ہمارے یہ دونوں بھائی بھی تناور درختوں کی طرح ہم پر سایہ فگن ہو گئے۔ ابھی جبکہ ہم بڑے بھائی جناب حاجی عبدالواحد مغل کی جدائی کے صدمے سے ہی نکل نہ پائے تھے کہ دوسرے بڑے بھائی جناب حاجی عبدالغنی مغل صاحب بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

بندہ گھنی چھاؤں سے اچانک سخت دھوپ میں کیسے آجاتا ہے اس کا احساس ہمیں اب ہوا۔ بھائیوں کی وفات نے والدین کی جدائی کا غم بھی تازہ کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ صدمہ کبھی نہ برداشت کر پاتے اگر اللہ کی رحمت کے سائبان کا یقین نہ ہوتا۔ مرنے والوں کے لیے نیک لوگوں کی دعاؤں کا تصور بھی ہماری ڈھارس بندھاتا ہے۔ دونوں بھائیوں کی نماز جنازہ میں اللہ کے نیک بندوں دین کے داعی اور مبلغین کی ایک کثیر تعداد کی شرکت نے ہمارے زخموں پر مرہم رکھا، بھائیوں کے لیے دعائے مغفرت تو تھی ہی ہمارے لیے ان بزرگوں کی دعا ہائے صبر اور مصیبت میں صبر کی تلقین نے ہمارے حوصلوں کو دوچند کر دیا۔

قارئین کرام! دونوں بھائیوں کی جدائی کے غمگین لمحات بہت طویل ہوتے اگر احباب جماعت ہمارے بھائی بن کر ہمارے ساتھ کھڑے نہ ہوتے۔ کثیر تعداد میں علمائے کرام کی نماز جنازہ میں شرکت، اگلے دو دن تک بے شمار علمائے کرام کی گھر میں آکر تعزیت اور گفتی میں نہ آنے والی تعداد کا بذریعہ ٹیلی فون حوصلہ افزائی کرنا یہ ثابت کر گیا کہ ”جماعت کرامات“ ہوتی ہے۔ میں کبھی سوچتا ہوں کہ نہ تو میں کوئی عالم دین ہوں اور نہ کوئی بڑا سرمایہ دار لیکن علماء کی یہ محبتیں صرف اسی لیے ہیں کہ میں اپنی جوانی سے لے کر آج تک جماعت کے دروازے کا چوکیدار رہا ہوں۔ علماء سے محبت اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہے۔ جو علماء کرام میرے دسترخوان کو زینت بخشتے ہیں وہ دراصل مجھ پر احسان کرتے ہیں اور میں ان کا شاکر و ممنون رہتا ہوں۔

احباب جماعت! میں آپ کا احسان سمجھتا ہوں کہ آپ نے غم کی ان گھڑیوں میں میرا حوصلہ بڑھایا۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے یہ چند حروف ہیں جو اصل میں میرے جذبات کی ترجمانی ہیں۔ میں سپاس گزاری کے لیے ذخیرہ الفاظ سے تہی دامن ہوں۔ پھر بھی [مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ] کے تحت میں ہر اس بھائی بزرگ اور قائد کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو میرے غم میں شریک ہوئے انہوں نے مجھے اور میرے اہل خانہ کو دعاؤں کے تحفے عطا کیے۔

خصوصاً والد جیسے شفیق قائد امیر محترم علامہ سینیئر پروفیسر ساجد میر صاحب، محسن جماعت ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

صاحب، پیکر اخلاص داعی تحریک دعوت توحید جناب میاں محمد جمیل صاحب، بابائے تبلیغ مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی، برادر گرامی حافظ عبدالرزاق صاحب (آف قلعہ دیدار سنگھ)، جناب علامہ طارق محمود یزدانی، مولانا حافظ محمد یوسف پسروری، مولانا قاری عبدالرحیم کلیم، قاری عطاء اللہ عزیز صاحب (ملتان)، جناب مولانا حمید اللہ خان عزیز احمد پور شرقیہ، ناظم پنجاب میاں محمود عباس، امیر پنجاب حافظ عبدالستار حامد۔ لاڑکانہ، کندھ کوٹ، سکھر، بہاولپور، ڈیرہ غازی خاں اور ملتان سے وہ احباب کہ جن کے نام بھی میں نہیں جانتا مگر وہ جماعت کے ایک خادم سے محبت کرتے رہے، تعزیت کے فون اور لیٹر لکھ کر مجھے حوصلہ دیا اور مرحومین کے لیے دعائیں کیں۔ مولانا حمید اللہ خان عزیز کا بہت مشکور ہوں کہ وہ اتنی دور سے تعزیت کے لیے تشریف لائے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ ملاقات نہ ہو سکی کیونکہ میں اس دن گھر میں نہیں تھا بلکہ آؤٹ آف سٹی تھا۔

گوجرانوالہ سے امیر سٹی پروفیسر محمد سعید کلیری، ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف، محسن علماء مولانا صادق عتیق، برادر عزیز مولانا محمد ابرار ظہیر، حافظ مقصود صدر A.Y.F، مبشر رحمن سیکرٹری A.Y.F، مصنف شہیر حافظ عبدالشکور شیخوپوری، ممتاز ماہر تعلیم جناب میاں محمد سلیم شاہد، شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم، مولانا محمد انور صالح، مولانا عبدالسلام زاہد، جناب رانا حبیب الحسن، مولانا محمد یحییٰ گرجا کھی، مولانا مشتاق چیمہ، جناب عبدالرحمن بٹ، مولانا امتیاز محمدی، قاری غلام مصطفیٰ، مولانا عباس راشد، مولانا خلیل الرحمن یزدانی، جابر گرجا کھی، مولانا خالد حسن مجددی، حافظ محمد ادریس، عبدالحمید گرجا کھی، محمد امین، مولانا عبدالغفار قمر، مولانا قاری محمد شفیق بٹ، مولانا حکیم محمد افضل جمال، مولانا عطاء الرحمن ثاقب، مہر محمد بوٹا، قاری احمد علی توحیدی، مولانا عبدالرحیم صاحب (ملتان)، قاری ابوبکر عثمانی اور باقی سب احباب کا شکر گزار ہوں۔ (کرپشن کمیونٹی کے پادری صاحبان کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے گھر آ کر دلا سہ دیا۔)

احباب جماعت! میں آپ کے لیے اپنے دل میں جذبات تشکر پاتا ہوں۔ آپ کی محبتوں کا قرض میں چکا نہیں سکتا۔ بس آپ میرے محسن ہیں اور میں اپنے محسنین کا بار بار شکر گزار ہوں۔ احباب جماعت کی کثیر تعداد جن کے نام میں احاطہ تحریر میں نہیں لاسکا ان میں سب احباب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا سے نوازے۔ آمین!

والسلام مع الاکرام

آپ کا بھائی

عبدالرحمن اعظمی مغل

ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث

گوجرانوالہ

نوٹ: گذشتہ دنوں جناب بشیر انصاری مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کے برادر نسبتی حاجی محمد سلیم (عرف پہلوان) جناب فاروقی پہلوان گوجرانوالہ کی اہلیہ محترمہ اور مولانا امتیاز احمد محمدی صاحب کے والد محترم وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

معاشرے میں دعوت انبیاء علیہم السلام کی بنیاد پر اصلاح کے لیے کوشاں ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کے لیے تعاون کی خصوصی اپیل

ادارہ تبلیغ اسلام

ادارہ ہذا عظیم و منفرد ادارہ ہے جس کی طرف سے اصلاحی اور دینی و دعوتی لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ دعوت دین اور مسائل حقہ کی ترویج و اشاعت کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ ادارے کا اپنا کوئی مستقل ذریعہ آمدن نہیں بلکہ مخلص و مخیر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے یہ سب کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔ قرآن و سنت پر مبنی لٹریچر کی اشاعت و مفت تقسیم صدقہ جاریہ ہے۔

جامعہ محمدیہ رجسٹرڈ

جامعہ ہذا علاقہ کی معروف دینی درس گاہ ہے جس میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے تمام طلبہ کے تعلیمی و اقتصادی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔ محنتی اور فرض شناس اساتذہ تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بیشتر مساجد میں جامعہ کے فارغ التحصیل طلبہ امامت، خطابت و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا حصہ ہو!

- توحید و سنت کو پھیلانے اور کتاب و سنت کی دعوت کو عام کرنے میں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے میں
- اخلاق حسنہ کو انسانی معاشرے میں فروغ دینے میں
- شرک و بدعت کو ختم کرنے اور خرافات کی ظلمتوں کو مٹانے میں
- فکر آخرت سے قلوب و اذہان کو آشنا کرنے میں
- فرقہ بندی، علاقائی و لسانی تعصبات کو ختم کرنے میں
- روزمرہ زندگی میں پیش آمدہ مسائل کا قرآن و حدیث کے مطابق حل کرنے میں
- توان اعلیٰ و ارفع مقاصد کے حصول کے لیے ادارے سے تعاون فرمائیں

تعاون کی خصوصی اپیل

رمضان المبارک میں خصوصی طور پر زکوٰۃ، صدقات، عشر و عطیات کی مدد سے ادارے کے لیے مالی تعاون ارسال فرما کر صدقہ جاریہ میں شامل ہوں۔

بذریعہ بینک

حبیب بینک آف جام پور بنام محمد یسین..... اکاؤنٹ نمبر 11070005202201، مسلم کمرشل بینک جام پور بنام محمد یسین راہی 0114202010000939

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بذریعہ ڈاک

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

کتاب وسنت کی اعلیٰ تعلیم کا علمبردار

سلف صالحین کی لازوال یادگار

جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان

چند خصوصیات

منفرد و مثالی تعلیمی ادارہ

- ماہرین تعلیم کی زیر نگرانی اعلیٰ تعلیم و تربیت
- تعلیمی ماحول
- مفت رہائش، کھانا، علاج معالجہ
- نصابی کتب کی فراہمی
- مثالی انتظامات
- کشمادہ کمرے
- تحقیق و تصنیف کے شاندار مواقع
- ہم نصابی سرگرمیوں میں شمولیت کے بہترین مواقع
- عصری علوم کی تدریس کا شاندار انتظام
- کپیوٹریب۔ نیٹ کے زیر اہتمام ڈپلومہ کپیوٹر کورس
- آئمہ و خطباء کا ایک سالہ تعلیمی و تربیتی پروگرام

اپنا دست تعاون بڑھائیں
اور جامعہ سلفیہ کے
اعلیٰ مقاصد کی تکمیل
میں حصہ ڈالیں

طلبہ **جامعہ سلفیہ** کے معاون
بن کر اپنے اسلاف کے لازوال ورثہ

طالب علم کا ماہانہ
کفالت پروگرام
4000/- روپے صرف

اسلامی معاشرہ کے قیام
کتاب وسنت کی اشاعت
اسلامی تہذیب و ثقافت
کے احیاء کیلئے

آپ کی
زکاۃ و صدقات
کا بہترین مصرف

ان شاء اللہ
17 جولائی 2016
داخلہ شروع ہوگا

اپنے بچوں کے
روشن مستقبل کیلئے
جامعہ سلفیہ کا انتخاب
کیجئے

041-8780274
041-8780374

صدر حاجی بشیر احمد

صدر

علامہ پروفیسر ساجد میر

سرپرست اعلیٰ

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 0209-00366572-03 حبیب بینک لمیٹڈ گول کلاتھہ براچ فیصل آباد